نمبر ۲۲ | دار الامن والامان قادیان ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۱ء | جلد ۵

کلمات طیبات حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۲۱ جلد ۵

جوش پیدا ہو اور صحی دلیلوں کو اسکے بعد شاہد بیان فرمایا تا آپ کی امید وسیع ہو اور تسلی اور اطمینان پیدا ہو۔ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان قسموں کے بیان کرنے سے اصل مدعا یہ رکھا ہے کہ تا بدیہیات کو نظریات کے ذریعہ سمجھاوے اب سوچکر دیکھو کہ یہ کیسا پرحکمت مسئلہ تھا مگر ان بدبختوں نے اسپر بھی اعتراض کیا

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر

ان قسموں میں ایسا فلسفہ بھرا ہوا ہے کہ حکمت کے ابواب کھلتے ہیں۔ غرض یہ **حربہ** ہمارا کام ہے جس کی آج ضرورت ہے۔ اس سے علوم کے دروازے بھی کھلتے ہیں اور مخالف بھی حجت اور بینہ سے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ اور یہ خدا کا فضل ہے کہ پنجاب کے لوگ جن معارف اور حقائق سے آگاہ ہوتے جاتے ہیں بلاد شام اور دیگر ممالک اسلامیہ میں ابھی نام ونشان تک نہیں ہے اس لئے کہ ہمپر تو یہ مصیبت آپڑی ہے ہر طرف سے حملہ پر حملہ ہورہا ہے اس لئے ہم کو قوت متفکرہ سے کام لینا پڑتا ہے اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے حضور ان مشکلات کو پیش کرنا پڑتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہماری دستگیری فرماتا ہے۔ اور اپنی پاک کتاب کے حقائق اور معارف سے اطلاع دیتا ہے۔ حکما کہتے ہیں کہ جس قوت کو چالیس دن استعمال نہ کیا جائے وہ بیکار ہوجاتی ہے ہمارے ایک ماسٹر صاحب تھے وہ پاگل ہوگئے انکی فصد لی گئی اور انکو تاکید کی گئی کہ ہاتھ نہ ہلائیں۔ تھوڑے چند مہینے تک ہاتھ نہ ہلایا نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھ لکڑی کی طرح ہوگیا۔ غرض یہ ہے کہ جس عضو سے کام نہ لیا جائے وہ بیکار ہوجاتا ہے۔

ہندوؤں میں جوگی اور ایسا ہی [illegible] وغیرہ جو عورتوں کے قابل نہیں رہتے اس کے دو ہی سبب ہوتے ہیں یا تو بد معاشیوں کی کثرت کی وجہ سے یا انقطاع کلی کے بعد۔ اور اس امر کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ جن اعضا کو بیکار چھوڑا گیا وہ آخر بالکل نکمے ہوگئے۔

اس وقت جو ہمپر قلم کی تلواریں چلائی جاتی ہیں اور اعتراضوں کے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ اپنی قوتوں کو بیکار نہ کریں اور خدا کے پاک دین اور اس کے برگزیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اثبات کے لئے اپنے قلموں کے نیزوں کو تیز کریں خصوصاً ایسی حالت میں کہ اللہ **تعالیٰ نے سب سے بڑھکر ہمکو یہ موقع دیا کہ اسنے سلطنت انگریزی میں ہمکو پیدا کیا**

محسن کے احسانات کی شکر گذاری کے اصول سے ناواقف جاہل ہمارے اس قسم کے بیانات اور تحریروں کو خوشامد کہتے ہیں مگر ہمارا خدا بہتر جانتا ہے کہ

سلیم الفطرت انسان کے سامنے یہ عظیم الشان تحدی بہت بڑی وقعت رکھتی ہے کہ کبھی کوئی معمولی طاقت معمولی دل و دماغ کا انسان جو تمام انسانی کمزوریوں کا اسی طرح آماجگاہ ہے جسطرح دوسرے ہیں۔ ایسی بلند پروازی نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ فوق الفوق قوت کے اثر سے متاثر نہو۔ ورنہ بات کیا ہے کہ ایک بھی عالم۔ فاضل قرآن دان اس کے مقابلہ میں نہیں نکلتا اور کچھ بھی بھلا برا نہیں لکھ سکتا میرے دوستو! آپ اس باریک سر میں جسقدر غور کریں گے اسی قدر لطف اٹھائیں گے کہ کس طرح اللہ تعالے اپنے منصور و مظفر مامور کی تحدی کے وقت دوسروں کی قوتوں اور طاقتوں کو سلب کر لیتا ہے بات اصل میں یہ ہے کہ اگر تحدی کے وقت دوسرے کچھ بھی بھلا یا برا ناپ تناپ معارضہ کر سکیں تو کم از کم وہ تحدی ملتبس ہو سکتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی **امتیازی حکومت اور امتیازی غیرت** کبھی پسند نہیں کرتی کہ یہ التباس ہو اس لئے اس تحدی کرنے والے کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح کی تائید سے بولتا ہے مخالفوں کی ساری طاقتیں سلب کر لی جاتی ہیں۔ یہ ایک نشان ہوتا ہے جو دیکھنے والے کی آنکھوں میں بصیرت کا موجب ہوتا ہے۔

غرض بات اپنے مقصد سے نکلی جاتی ہے ورنہ یہ ایک ایسا لذیذ اور لمبا سلسلہ ہے کہ اگر میں اسی پر بولتا جاؤں تو خدا کو علم ہے کہ سلسلہ کلام کہاں تک طول پکڑ جائے اسلئے پھر اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔

دوسرا دعاؤں کی قبولیت بھی شناخت کا ایک نشان ہوتا ہے چنانچہ اس بات کی نسبت آپ کی تحدی ہے کہ جو خدا کی طرف سے مامور و مؤید ہے وہ دعاؤں کی قبولیت میں میرا مقابلہ کرے اس دعوی کے مقابلہ میں بھی کوئی صوفی سجادہ نشین پیرزادہ نہ ہوا جو مقابلہ کرکے دکھا دیتا کہ خدا کے ہاں کس کی دعاؤں کو بار پانیکا شرف حاصل ہے۔

تیسرا اور عظیم الشان نشان

غیب کی پیشگوئیاں ہیں جو اللہ تعالے اپنے ماموروں کو عطا کرتا ہے چنانچہ آپ لوگ اور ایک عالم گواہ ہے کہ کسقدر پیشگوئیاں اس **جری اللہ فی حلل الانبیا** کی پوری ہوئیں **الحاصل** اس دعوے کے ساتھ جو ایک قوت اور بصیرت کی بنا پر پیش کیا گیا تو پھر کس کا دل گردہ تھا کہ خم ٹھونک کر اس کے بالمقابل میدان میں نکلتا۔

یہ تین قسم کی اصلاحیں ہیں جنھوں نے اسکو **خاتم ولایت کا تاج** پہنایا ہے۔ اور طبعی اور فطری طور پر اسکو حق پہونچتا ہے کہ وہ یہ دعوی کرے کہ میں **خاتم الخلفا** ہوں اور میرے بعد جو آئیں گے اور ضرور آئیں گے اور قیامت تک آئیں گے وہ اسی سلسلہ کو زندہ کرنیوالے ہوں گے۔

اسوقت تک میں نے جو کچھ بیان کیا ہے یہ ہے جو اندرونی مفاسد کی اصلاح کے لئے اس نے کیا ہے اب میں چاہتا ہوں کہ مختصر طور پر ان امور کا ذکر کروں جو بیرونی مفاسد کی اصلاح کے لئے اس امام نے کئے ہیں یاد رکھنا چاہیے کہ بیرونی مفاسد کی اصل الاصول تین قومیں ہیں اور باقی سب ان کے فروع ہیں سب سے بڑی اور عظیم الشان قوم جسکے دجل نے سمندر کو بھی لیا ہے اور زمین کو بھی لپیٹ لیا ہے جیسے منشی کاغذ کو لپیٹ لیتا ہے **اور جو دجل** مختلف رنگوں میں سینوں میں گھس گیا ہے **وہ پادریوں کا فرقہ ہے** ان کی تردید میں جب سے مسلمان دنیا میں ہوئے ہیں بڑے بڑے علماء اٹھے ہیں شکر اللہ سعیہم انھوں نے اپنے ایمان کے موافق اپنے فہم اور علم کے موافق بڑی کوششیں کی ہیں۔ مولانا رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر وزیر خاں صاحب حافظ ولی اللہ صاحب اور مولوی آل حسن صاحب وغیرہم نے (خدا ان سے راضی ہو) ان لوگوں کے مقابلہ میں قلم اٹھائے ہیں لیکن میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس دجل کو روز افزوں ترقی ہوئی ہے اور یہ کفر و تاریکی کا مجسمہ دن بدن زیادہ خطرناک اور بھیانک ہوتا گیا ہے اسپر کسی تحریر اور قلم کا رعب نہیں پڑا۔ کیونکہ اگر کسی نے پچاس صفحہ کی کتاب لکھی تو انھوں نے ۵۰۰ صفحہ کی کتاب لکھدی اور اصل تو یہ ہے کہ ان کی شوکت جمعیت دولت اور ہر قسم کی پر زور اور پر دجل کارروائی کے آگے بے زر۔ بے کس منتشر مسلمان کر ہی کیا سکتے ہیں۔ میں نے جہانتک تاریخوار مباحثے پڑھے ہیں کسی مباحثہ کا رعب دل کو چیر کر نکل جانے والا ان پر نہیں پڑا۔ جو انکو شرمندہ کرتا اور منہ دکھانے کے قابل نہ چھوڑتا۔ مگر اب **مسیح موعود کسر صلیب** کا مدعی آیا ہے ان کے **سحر** کو توڑا اور انکے دجل کو جو **باطل** اور تاریکی کا مجسمہ تھا چکنا چور کر دیا اسلئے اسے زیبا ہے کہ اپنا نام **مسیح موعود** رکھے ہاں اسی سزاوار ہے کہ وہ اپنا نام **کاسر الصلیب** رکھے۔

میں مختصر طور پر دکھاتا ہوں کہ اس نے اس صلیبی مجسمہ کے توڑنے کیلئے کیا کیا ہے اس نے تین حربے اس باطل کا سر توڑنے کے واسطے نکالے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

باقی آئندہ

انسان اپنے کھوئے ہوئے نورِ ہدایت کو کسطرح پا سکتا ہے

وہ انسان جو نورِ قلب کی ہدایت کی برخلاف کرنے سے حالتِ طفلی کی مسرت کو کھو بیٹھا اور فطرتِ اسلامی کی خوبیوں سے برکنار ہو گیا ہے جو عصیان و انحراف کے دور دراز ملک میں بھٹک گیا ہے شیطان کے فریب سے درجۂ انسانیت سے گر کر حیوانات کے حضیض اسفل السافلین کو پہونچ گیا ہے۔

اس نور کے پھر پانے اور کھوئی ہوئی دولت کو پھر حاصل کرنے کی اُس کے لئے ایک ہی ترکیب ہے جو فطرۃ اللہ کے موافق اسلام نے بیان کی ہے۔ وہ کیا ہے؟ یہی توبہ۔ انابت۔ استغفار۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے تُوبُوا اِلَی اللہِ جَمِیْعًا اَیُّہَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے مومنو تم سب کے سب اللہ ہی کی طرف توبہ کرو تا کہ تم فلاح حاصل کرو۔

پس توبہ کیا ہے؟ خدا سے پکا عہد و پیمان کہ اب پھر بُری راہ پر نہ چلوں گا اور طریق ہدایت کے خلاف نہ کروں گا خدا تعالیٰ بڑا غفور رحیم اور توبہ قبول کرنے والا ہے اور اس کی رحمت عظیم ہے۔ سچی توبہ پر جھٹ تمام معاصی سے درگذر کرتا اور سب کھوئی ہوئی نعمتیں یکے بعد دیگرے عطا فرماتا ہے بھٹکے ہوئے انسان کے لئے سوائے رونے اور چلانے کے اور کوئی علاج نہیں۔ جسطرح پانی سے بدن کا میل دور ہوتا ہے اسی طرح پانی ہی سے روح کی کثافت بھی دور ہوتی ہے آبِ طہور کا چشمہ یہی دو دو آنکھیں ہیں۔ جب تک انسان اپنے گناہوں سے سخت نادم ہو کر خدا سے مغفرت کے لئے دعا نہ مانگے گا گناہوں سے آزاد نہ ہوگا۔

لیکن دعا کیا ہے۔ کیا چند عربی فقرات جو بے سوچے سمجھے مُنہ سے کہدیے جائیں۔ نہیں۔ دعا دل کی آواز ہے جو دعا دل سے نہیں ہوتی۔ خدا تک نہیں پہنچتی۔ صرف لفظوں سے ہم خدا کو ٹھگ نہیں سکتے وہ ہمارے دلوں کا دیکھنے والا ہے جب تک ہمارے دلوں میں سچی ندامت اور دکھ نہیں تب تک صرف لفظوں کے بکنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اصلی دعا جسکی شان حدیث میں ہے الدعاء مخ العبادۃ یعنی دعا عبادت کا مغز اور خلاصہ ہے اور ایک روحانی تضرع ہے۔ جب انسان پورا نادم ہو کر اپنی روحانی آنکھ کو خدا کی طرف مدد کے لئے پھیرتا ہے اُسی کا نام دعا ہے۔ جب انسان خدا کی طرف مدد کے لئے رجوع ہو گیا تو گو اُس نے زبان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ لیکن اُس نے دعا مانگی اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے کہ ادعونی استجب لکم دعا مانگو میں قبول کرونگا وہ اسی سچی دعا کے لئے فرمایا ہے زبانی بک بک صرف لقلقہ ہے۔ وہ زبان ہے دعا نہیں ہے۔ زبانی دعا جب تک دل سے نہ ہو۔ محض بیہودہ ہے۔

سچی توبہ کیا ہے آیندہ کے لئے قصد مصمم کرنا کہ میں یہ گناہ پھر نہیں کروں گا۔ ورنہ جو شخص مُنہ سے تو توبہ کرتا جاوے اور برابر گناہ پر اصرار کئے رہے اس توبہ کا کچھ اعتبار نہیں حدیث میں ہے کہ المستغفر من الذنب وھو مقیم علیہ کالمستھزئ بربہ گناہ سے توبہ اور استغفار کرنے والا جب اپنے گناہ پر قائم رہے اور چھوڑے نہیں ایسا ہے جیسے (نعوذ باللہ) اپنے رب کے ساتھ ہنسی کرتا ہے۔ اور ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ارحموا ترحموا واغفروا یغفر لکم ویل لاقماع القول ویل للمصرین الذین یصرون علی ما فعلوا وھم یعلمون۔ تم رحم کرو۔ تم پر رحم تم لوگوں کے گناہ بخشو تمہارے گناہ معاف کیے جائیں گے۔ اس شخص پر افسوس جو قول وفعل کا سچا نہیں، اچھی بات کہتا تو ہے پر خود اس پر عمل نہیں۔ گناہ پر اصرار کرنے والے لوگوں پر افسوس جو بد اعمالیوں پر عمداً اصرار کرتے ہیں

پس انسان کو وہ توبہ کرنی چاہیئے جس کی شان میں یہ حدیث ہو کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی توبہ کرنے والا گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو

نیک صحبت بھی برائیوں سے بچنے اور کھوئی ہوئی فطرتی حالت کے حاصل کرنے کے لئے اکسیر ہے۔ توبہ کرنیوالے انسان پر لازم ہے کہ طبیعت پر جبر کر کے بھی نیکوں کی صحبت اختیار کرے اور بروں کی صحبت سے بھاگے۔ بُرے سے بھاگنا ہی بڑی جوانمردی ہے۔ بُری صحبت سے اسطرح بھاگنا چاہیئے جس طرح انسان زہریلے اور درندے جانوروں سے بھاگتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر۔ زہریلے جانور کے ڈسنے سے انسان کا صرف جسم مرتا ہے مگر بدکاروں کی صحبت سے ہمیشہ کے لئے روح تباہی میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ انسان کا برسوں جیلخانہ میں قید رہنا اُس سے بدرجہا بہتر ہے کہ کسی بُرے آدمی کی صحبت اختیار کرے۔

خدا کی کتاب اور اخلاق کی کتابوں کا مطالعہ بھی کھوئے ہوئے نورِ فطری کے حاصل کرنے کے لئے کبریت احمر ہے۔ قرآن شریف کو با آداب تدبر و تفکر کے ساتھ مطالعہ کرنا۔ موت کو ہر وقت زیرِ نظر رکھنا۔ انجام کو یاد کرنا خدا کو حاضر و ناظر گننا۔ قرآن شریف کی آیات کو پڑھ پڑھکر رونا اور اُن پر غور کرنا وغیرہ اعمال بھی نہایت مفید ہیں

ایڈیٹوریل نوٹس

عیسائی ۔ عیسائیت اور شراب

۷ر جون سنہ رواں کو شملہ میں آرمی ٹمپرنس سوسائٹی کے اجلاس میں عالی جناب لارڈ کرزن بہادر نائب السلطنت ہند نے پر زور الفاظ میں مے نوشی کے نقصانات پر ایک طویل تقریر فرمائی اور ٹمپرنس سوسائٹی کی مساعی کو نہایت مبارک بتایا اور وعدہ کیا کہ اسی ملک میں نہیں بلکہ انگلستان جا کر کسی منصب جلیلہ پر ممتاز ہونے کی صورت میں بھی وہ اس مقصد کی تائید کرتے رہیں گے اور یہ مضمون انکے پیش نظر رہے گا +

اس میں شک نہیں کہ شراب ام الجرائم اور ام الخبائث ہے ۔ لیکن جس پہلو پر ہم اس وقت روشنی ڈالنا چاہتے ہیں وہ ہمارے اس نوٹ کے عنوان سے مترشح ہوتا ہے ۔ غور کرنے کی بات ہے کہ ایک طرف حضرت مسیح کے معجزات میں پانی کا شراب بنانا پادری بڑے فخر سے بیان کرتے ہیں اور جب تک موجودہ اناجیل کا مجموعہ موجود ہے وہ ان آیتوں کو نکال نہیں سکتے جنمیں مسیح کا شراب بنانا لکھا ہوا موجود ہے + بلکہ اسی شرابی معجزہ پر بیچاری بی مریم کو اپنے نونہال سے وہ کچھ سننا پڑا جو بعض عیسائی مفسروں کے نزدیک بھی سخت بیہودگی کا کلمہ قرار دیا گیا ہے ۔ اسکو بھی چھوڑ دو + ہم کہتے ہیں جبتک عشاء ربانی میں شراب کا استعمال ہوتا ہے اور یہ رک نہیں سکتا اسوقت تک شراب کی ممانعت اس کے مضار پر کسی عیسائی کا بحث کرنا ہم نہیں سمجھتے کہاں تک مؤثر اور مفید ہو سکتا ہے + ہم نے اپنی جگہ بہت غور کی اور بہت سوچا کہ کیا ایک سچا عیسائی رہ کر شراب کی مذمت کر سکتا ہے یا اسکو چھوڑ سکتا ہے اگر شراب حقیقت میں عیسائی کے نزدیک بری ہے تو وہ ان معجزات کی نسبت کیا رائے رکھتا ہے جو مسیح کے شراب بنانے کے متعلق انجیل میں مرقوم ہیں ۔ اور عشاء ربانی میں شراب کے استعمال کی نسبت جو مسیح کی سنت اور مسیح کی مقرر کردہ ہے ۔ کیا کہیں گے ؟ یہ عقدہ کسی دانشمند عیسائی کے حل کرنے کے قابل ہے ۔

ہماری رائے میں تو عیسائی عیسائی رہ کر شراب کو برا نہیں کہہ سکتا ۔ بہرحال ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ عیسائی مذہب گو شراب کی مخالفت نہیں کرتا لیکن موجودہ زمانہ کے بڑے بڑے اہل الرای لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یورپ کو کسی آنے والے خطرہ کی دھمکی دیتی ہے وہ کثرت شراب کی ہے اور اس کی برائیوں کو بھی بالاتفاق تسلیم کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ **اسلام** ہی ایک ایسا پاک مذہب ہے جس نے شراب جیسی خبیث چیز کو حرام کیا ہم یہ بھی دعوی سے کہتے ہیں کہ **اسلام** اور صرف اسلام ہی ہے جسکی رو سے شراب کا پینا حرام ہے + اس قسم کی عملی کارروائیوں سے صاف پتہ لگتا ہے کہ آخر اسلام ہی ایک مذہب ہو سکتا ہے جو مذہب کی حیثیت سے عالمگیر مذہب ہے اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے **یامر بالمعروف وینھی عن المنکر** ہر بھلی بات کا حکم دیتا ہے اور ہر بری بات سے روکتا ہے ۔ مبارک وہ جو ایک سلیم فطرت لیکر اسلام کے مقدس اصولوں پر غور کرتے ہیں

ہندوستان میں شراب کی رو ۔

ہم کو یہ معلوم کر کے از بس افسوس ہوا ہے کہ ہندوستان میں سیلاب شراب بہت بری طرح پر طوفان لا رہا ہے چنانچہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۹۶ء میں سرکار کو آبکاری کے محاصل سے ۱۰ لاکھ ۵۵ ہزار پونڈ کی اور سنہ ۱۸۹۹ء میں باوجودیکہ ملک میں عالمگیر قحط پڑا ہوا تھا ۱۴ لاکھ ۱۷ ہزار پونڈ کی آمدنی ہوئی ولایت کی ٹمپرنس سوسائٹی نے گورنمنٹ ہند کو اسطرف توجہ دلائی ہے ہمارے خیال میں لارڈ کرزن کے سامنے یہ بھی ایک مشکل سوال ہے جس کا حل کرنا آسان نہیں ہے ایک طرف تو سرکاری آمدنی کا سوال ہے دوسری طرف شراب کے ان نقصانات کا اندیشہ ہے جسکو ابھی ابھی انھوں نے شملہ کی آرمی ٹمپرنس سوسائٹی کے اجلاس میں بیان کیا ہے ۔ لیکن کیا اچھا ہو اگر لارڈ کرزن گورنمنٹ کی کمی آمدنی کا کچھ بھی خیال نہ کر کے قول مردان جان دارد پر عمل کریں اور مسکرات کے استعمال کو نہیں تو کم از کم اس کی کثرت کو سخت قوانین کے ساتھ روک دیں ۔

یہ کیوں ؟

رانی کھیت میں گورنمنٹ نے پراٹسٹنٹ فرقہ کے ایک خاص گروہ کے لئے ایک عظیم الشان گرجا بنانے کی تجویز کی ہے ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا گورنمنٹ نے اپنے اصول کے موافق مسلمانوں کے لئے کوئی عظیم الشان مسجد یا ہندوؤں کیلئے کوئی مندر بھی تعمیر کیا ہے ؟ اگر نہیں تو پھر یہ گرجا سرکاری روپے سے کیوں بنایا جاتا ہے جب کہ اس ملکی روپیہ کے خرچ کرنے کے لئے اس سے بہتر مصرف موجود نہیں +

غالباً یہ سوال ایسی گورنمنٹ کے نزدیک جس کے عہد میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں اور حکومت کا طرز مذہبی حیثیت نہیں رکھتا سرسری نظر سے دیکھے جانے کے قابل نہیں۔

ٹرکی اور اس کے عمائد اور ہمارے حضرتؑ (حسین کامی وائس قونصل ترکی کے متعلق)

ہمارے حضرت سیدنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود نے جو اعلان شائع کیا تھا اس میں آپ نے اس فراست حقہ کے ذریعہ جس کی شان یہ ہے کہ **اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله** ترکی کے عمائد اور ارکین کے متعلق بھی رائے ظاہر کی تھی۔ اور حسین کامی کے متعلق گویا ایک پیشگوئی کی تھی جو بعد میں اس کی خیانت۔ گرفتاری۔ معزولی۔ اور عتاب کے رنگ میں پوری ہو گئی۔ حال میں اخبارات کے ذریعہ ایک اور رنگ میں بعض عمائد ترکی کی اندرونی حالت کا پتہ لگا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حال میں ایک خطرناک سازش کا افشا ہوا ہے جس میں سلطان المعظم کا چھوٹا بھائی رشید آفندی ولی عہد سلطنت اور جنرل عثمان پاشا کا خلف الرشید موجودہ عثمان پاشا اور فوج کے بعض اکابر عہدہ دار اس میں شریک تھے۔ عزت بے پرائیویٹ سکرٹری سلطان المعظم کے ذریعہ عین وقت پر یہ راز کھل گیا اکثر سازشی بھاگ گئے بعض نے خودکشی کر لی دوسو عہدہ دار گرفتار ہوئے ہیں جنہیں بارہ شخص بہت معزز مناصب پر ممتاز تھے۔ ہمکو سخت افسوس ہے کہ ٹرکی کے موجودہ سلطان اپنے اندرونی دشمنوں سے بھی مطمئن نہیں۔ اور اس طرح پر ایک اسلامی سلطنت جو پہلے ہی بتیس دانتوں میں ایک زبان ہو رہی ہے اندرونی سازشوں کے نرغہ میں مبتلا ہے کیا ہمارے مخالف الرای مسلمان اب بھی حضرت اقدسؑ کے اس اشتہار کے موافق نہ مانیں گے کہ ٹرکی کے عمائد اور ارکین کی حالت اچھی نہیں ہے۔

ہمارے ریفارمر (پچھلے دنوں لاٹ کرزن)

علیگڈھ تشریف لے گئے تھے اس تقریب پر علیگڈھ کالج کے ٹرسٹی پنجاب سے بھی تشریف لے گئے تھے۔ لاٹ کرزن نے اس ایڈرس کے جواب میں جو ٹرسٹیان علیگڈھ کالج نے آپ کو دیا تھا ان کو مذہبی **تعلیم** کی طرف بھی مؤثر اور زوردار الفاظ میں بہت بڑی توجہ دلائی۔ ہمکو امید تھی کہ لاٹ صاحب کی اس نصیحت پر عملی کارروائی بہت جلد شروع ہو جاویگی لیکن ہمکو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بجائے اس کے کہ مذہبی تعلیم کا سوال بڑے جوش اور زور کے ساتھ اٹھایا جاتا۔ بعض مسلمان اخبارات کا مشغلہ صرف وائسرای کے ساتھ دعوت میں شریک ہونے یا نہ ہونے کے سوال ہی کا رہ گیا اور اگر کسی نے کچھ اور زیادتی کی تو سید محمود کے حقوق متعلقہ کالج اور ان کی صحت کے سوال کو بھی ساتھ رکھ لیا! افسوس! کیا مسلمانوں کی ہمدردی اور بہی خواہی کا معیار اور معراج یہی ہے کہ زید کو وائسرای کے ساتھ ایک میز پر کھانے کا شرف کیوں نہیں دیا گیا اور بکر کو مدعو کیا اس میں زید کی توہین ہوئی وغیرہ وغیرہ۔ ہمارے نزدیک یہ ریفارمیشن نہیں اور سچے ریفارمر کی شان ہی یہ بعید ہے کہ وہ ان دنیوی باتوں پر جاوے حقیقی ریفارمروں کا شیوہ تو یہ ہوتا ہے۔

نبی یا بد مرا یک ندہ عزتہای این دنیا
منہ از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

خدا تعالی مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ سمجھیں کہ حقیقی اصلاح کیا ہوتی ہے؟ یاد رکھو دنیا میں اصلاح کا ایک ہی طریق ہے جو خدا تعالے نے جب سے ابن آدم دنیا پر آیا ہے تجویز کیا ہے اور وہ ہے ضرورت حقہ کے موافق **خلفاء ربانی** کا پیدا کرنا۔ اگر انسان کی اپنی تجویز اور دانش سے اصلاح ممکن ہوتی تو پھر **نبوت اور منہاج نبوت** کی کیا ضرورت پڑتی یہ ایک قسم کا برہم ہے کہ اپنی ہی دانش اور تجویز کو حقیقی ریفارمر قرار دیا جاوے۔ اس وقت بھی جب کہ **ظهر الفساد فی البر و البحر** کا ہنگامہ برپا ہے خدا تعالے نے ایک **آسمانی ریفارمر** کو پیدا کیا جو اسی طریق اصلاح کو لے کر آیا ہے جو دنیا کے عظیم الشان مصلح سید الرسل حضرت محمد **مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم** لے کر آئے تھے مبارک وہ جو اسکو شناخت کرتے ہیں اور افسوس ان پر جو اس سے دور بھاگتے ہیں۔

اسلام کی فلاسفی (حضرت اقدسؑ کا وہ عظیم الشان لیکچر جو جلسہ دھرم مہوتسو میں پڑھا گیا تھا جس نے اسلام کو کل مذاہب پر ترجیح دی چھوٹی تقطیع پر خوبصورت چھپا پاگیا ہے قیمت پہلے ۸ر اب ۳ر علاوہ محصولڈاک ہے۔

خطبہ الہامیہ

جس کا اعلان گذشتہ اشاعت میں کیا گیا ہے اس کے ساتھ فارسی اور اردو ترجمے بھی ہیں عنقریب طیار ہوکر شائع ہو گیا۔ اسکے تمام درخواستیں حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کتب خانہ کے نام ہوں

مختلف واقعات

شہر ومیں مصفا ہوا سائینسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ شہر ومیں مصفا ہوا پچیس فیٹ کی بلندی پر ہوتی ہے ۔ لہذا تیسری منزل کے مکانوں کی صحت اچھی ہوتی ہے ۔

ٹیلیفون دنیا میں یورپ کو سب سے بڑی ٹیلیفون لین رکھنے کا فخر حاصل ہے ۔ یہ برلن اور برو وگ کے مابین بارہ سو میل لمبی ہے ۔

ہیروں کی یافت ۱۸۶۸ء سے لے کر کمبرلے کی مشہور کانوں سے ساڑھے پانچ ٹن ہیرے برآمد ہوئے جن کی قیمت تین چار لاکھ پونڈ ہے ۔

بڑا باغیچہ ۔ مسٹر مورلی سابق گورنر کنساس ایک بہت بڑا باغیچہ تیار کرا رہے ہیں جس میں چونسٹھ ہزار سیب کے درخت ہوں گے ۔ اور یہ باغیچہ آٹھسو اسی ایکڑ اراضی پر ہوگا ۔

بہت بڑی روٹیاں ۔ سب سے بڑی روٹیاں فرانس اور اٹلی میں تیار کی جاتی ہیں ۔ اٹلی کی روٹیاں دو تین فیٹ لمبی ہوتی ہیں حالانکہ فرانس میں پانچ چھ فیٹ لمبی تیار کیجاتی ہیں

پوسٹ کارڈ کا سفر لندن کے ایک اخبار کے پاس پوسٹ کارڈ پہونچا جو ۶ فروری کو لندن سے ہانگ کانگ کو روانہ کیا گیا تھا اور ۱۳ مارچ کو وہاں پہونچا اور اسی روز پھر لندن کو واپس بھیجا گیا تھا ۔ اور چونکہ یہ واپسی ونکوبر کی راہ سے کی گئی تھی لہذا اس کارڈ نے چونسٹھ یوم کے اندر تمام دنیا کا سفر کیا ۔

گیلیون کا انبار قریباً ایک کروڑ فٹ گیلیاں بحر اکاہل میں ڈالی جائینگی ۔ چندسال گذرے ہیں کہ اسی قسم کا تجربہ ایک دفعہ بحر اٹلانٹک میں کیا گیا تھا جس میں بہت بھاری کامیابی ہوئی تھی ۔ اور اس طرح بہت آسانی کے ساتھ لکڑی منزل مقصود پر پہونچائی گئی تھی ۔ ایکہزار ٹن سے اوپر وزنی زنجیر ان گیلیوں کا جہاز تیار کرنے میں استعمال کیا جائے گا

مجلس محافظ خاوند ۔ لندن میں ایسوسی ایشن یا انجمن کے بغیر کوئی کام نہیں چلتا ۔ وہاں بچوں کی حفاظت کے واسطے نوجوانوں کو بیویاں بہم پہونچانے اور بیویوں کی محافظت وغیرہ کیواسطے ایسوسی ایشنز قائم تو ہیں صرف خاوندوں کی حفاظت کے واسطے ایک انجمن قائم کرنے کی ضرورت تھی جو کسر حال میں نکالی گئی ہے ۔ کیونکہ بیویوں کے ہاتھوں سے ستائے ہوئے خاوندوں کو بھی بچانا ضروری محسوس ہوا ہے ۔ بد مزاج اور سخت مزاج بیویوں نے اس شہر میں اپنے خاوندوں کا دم ناک میں کر دیا ہے ۔ ماہ گذشتہ میں سنٹ جارج ہال میں بڑے بڑے اہل الرائے اور زبردست مدبر اس امر پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے کہ ایسی نابکار عورتوں سے بیچارے خاوندوں کو امن رکھنے کے لئے کوئی قانون نافذ ہونے ضروری ہیں صاحب پریسیڈنٹ جلسہ نے بیان کیا کہ مجھے بیس سال شادی کئے ہوئے گذرے ہیں جس عرصہ میں چار دفعہ مجھے مرہم پٹی کی ضرورت ہوئی ۔ اسی طرح کئی دیگر حاضرین نے قابل رنج تجربے بیان کئے ۔ اور اتفاق رائے حاضرین سے اس قسم کی ایسوسی ایشن قائم کرنا ضروری سمجھی گئی ۔ کیونکہ اگر بیویاں بدمزاج اور شراب خوار خاوندوں کے ظلم سے خلاصی پانے کی مستحق ہیں تو خاوند بھی اس قسم کی بیویوں سے علحدہ ہوجانے کا اختیار حاصل کرنے کے حقدار ہیں ۔

گھڑی کا سالانہ کام گھڑی کا سب سے بڑا پہیہ سال میں چودہ سو ساٹھ دفعہ اپنے محور پر گھومتا ہے اور دوسرا یا مرکز کا پہیہ آٹھ ہزار سات سو آٹھ دفعہ تیسرا ستر ہزار اسی دفعہ چوتھا پانچ لاکھ چھبیس ہزار چھ سو دفعہ اور پانچواں جبکہ اصطلاح میں سکرپیلر کہتے ہیں سینتالیس لاکھ اکتیس ہزار دفعہ گھومتا ہے ۔ اور گھڑی سال میں سوا چودہ کروڑ دفعہ جیب میں ٹک ٹک کرتی ہے ۔

ہوا کے رخ کا معلوم ۔ اگر کبھی دن میں ہوا کا رخ معلوم کرنا ضروری ہو تو پانی انگلی میں ڈبوکر ہوا میں رکھو جس طرف سردی محسوس ہو سمجھلو کہ اسی طرف سے ہوا آتی ہے

اعداد طاق کی فضیلت ۔ سیام میں تمام مکانوں کے کمرے کھڑکیاں دروازے اور سیڑھیاں تعداد میں طاق ہوتی ہیں ۔ اہل سیام خیال کرتے ہیں کہ جس مکان میں یہ امر ملحوظ نہ رہے وہ گھر بہت جلد تباہ ہوجاتا ہے ۔

نہانا قومی تیوہار ہے جس طرح کہ اہل ہنود گنگا وغیرہ میں نہانا اپنا فرض خیال کرتے ہیں اسیطرح مکسیکو میں ۲۴ جون غسل کے واسطے ایک قومی فرض قرار دیا گیا ہے اس روز پریسیڈنٹ سے لیکر ادنی لوگوں تک ضرور غسل کرتے ہیں حتی کہ ایسے کاہل الوجود بھی ہیں جنہوں نے سال بھر تک پانی بدن سے چھوا تک نہ ہو اس دن تولیہ کو پانی میں تر کرکے اپنے جسم کے تمام اجزا پر ملتے ہیں ۔ جو لوگ پیرنا جانتے ہیں وہ تالابوں اور دریاؤ میں غسل کرتے ہیں ۔ داناؤں نے کاہل الوجودوں کے واسطے یہ مذہبی فرض قرار دیا ہے کہ کبھی کم از کم اسدن تو ضرور نہا لینگے

شراب کا خرچ ڈاکٹر ڈی اسن لکھتے ہیں کہ برعئے حساب اہل انگلستان کو بتایا گیا ہے کہ سنہ ۱۹۰۰ میں سلطنت متحدہ میں سولہ کروڑ آٹھ لاکھ اکانوے ہزار سات سو اٹھارہ پونڈ کی شراب لوگوں نے پی ۔ بقول ڈاکٹر صاحب مذکور اس قدر

روپیہ ایکسال کے عرصہ میں جنگ ٹرنسوال پر بھی خرچ نہیں ہوا تھا تمام انگریزی قوم کے لباس کا خرچ بھی اس رقم سے بہت کم تھا۔ اور نہ ہی اسقدر روپیہ خوراک میں صرف ہوا۔ برطانیہ اعظمے کے مکانات کھیتوں کے کرایہ اور مالگذاری سے بھی یہ رقم زیادہ ہے۔ اس طرح اگر برٹش قوم ایک شلنگ خیرات اور مذہبی ترقی کے واسطے دیتی ہے تو سات شلنگ شراب میں خرچ کرتی ہے۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ سال گذشتہ میں یہ خرچ سال ماسبق کی نسبت ساڑھے بارہ لاکھ پونڈ کم تھا۔ مگر اسکی یہ وجہ نہیں ہے کہ ٹمپرنس سوسائٹی کے وعظ اور نصیحت کا کچھ اثر ہوا بلکہ یہ ہے کہ دو لاکھ سے زیادہ جوان جنوبی افریقہ کو روانہ کئے گئے تھے بلحاظ شرابخواری ہندوستان کی حالت بمقابلہ انگلستان بدرجہا بہتر ہے

ماہ مارچ میں تاریخی واقعات

شاہ عالم بادشاہ کی شادی ۱۱ مارچ ۱۸۰۰ء کو پرنس ولس کی ۱۰ مارچ ۱۸۶۳ء کو ہوئی۔ ڈیوک آف کیمبرج ۲۶ مارچ ۱۸۱۹ء کو تولد ہوئے ڈیوک آف البنی ۲۸ مارچ ۱۸۸۴ء کو فوت ہوئے اور [illegible] ایڈورڈ کی تاج پوشی کا [illegible] نے ۸ مارچ ۱۹۰۱ء میں فیصلہ کیا۔

حجاز ریلوے۔ یکم مارچ تک قسطنطنیہ کی کمیٹی کے پاس اس ریلوے کے واسطے دو کروڑ پچیس لاکھ قرش چندہ جمع ہو چکا تھا اور عیدین کی قربانی کی کھالوں کی دو لاکھ قرش وصول ہوئے اگر اس رقم کو متوسط خیال کیا جائے تو تمام قلمرو عثمانیہ میں ساٹھ لاکھ قرش وصول ہونے کی امید ہے۔

کمال کیا۔ امریکہ کے جنوبی حصہ کیلیفورنیا میں ایسے وسیع قطعے پڑے ہیں کہ بغیر [illegible] کاشت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پانی اسقدر گہرا اور کمیاب ہے کہ بغیر انجن کی امداد کے بغیر نہیں نکل سکتا بعض امریکن موجدوں نے صد آفتاب کی کرنیں ایک مرکز میں لاکر پندرہ گھوڑوں کی طاقت والا ایک انجن چلایا ہے۔ جسمیں کوئلہ یا لکڑی سے مطلق کام نہیں لیا گیا اور اس کی امداد سے اس علاقہ میں کنووں سے پانی بہت آسانی کے ساتھ نکالا ہے۔ اس کامیابی سے حوصلہ پاکر دماغی طاقت مذکور بڑھانے کی کوشش کیجارہی ہے۔ پنڈت سرکیشن صاحب جوشی افسر بورڈ آف ریوینیو الہ آباد نے بھی آفتاب کی کرنوں سے نہ صرف کھانا پکانے بلکہ بڑی بڑی کلیں چلانے کا ڈھنگ سوچا ہے۔ جسکو یہ بوجہ عدیم الفرصتی مکمل نہیں کر سکے۔ تاہم گاہے گاہے اس کے شعبدے اپنے دوستوں کو دکھایا کرتے ہیں۔ اہل کیلیفورنیا تو اس دولت سے بے انتہا دولت کمائیں گے مگر ہمارے پنڈت صاحب کی دماغی طاقت کا نتیجہ انھیں کے ساتھ معدوم ہو جائے گا۔

آلات آتشیشہ ہندوستان کے تجارتی نقشجات بابت سال ۱۹۰۱ء کو دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ چھتیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے آلات شیشہ سال مذکور میں ممالک غیر سے ہندوستان میں آئے جو اس امر کا بین ثبوت ہے کہ مسٹر ڈجل کے واسطے جو انگلستان میں بہت سختیاں جھیلنے کے بعد فن شیشہ گری سیکھکر آئے ہیں۔ اس ملک میں اس تجارت کا بہت بڑا میدان کھلا ہے۔ مگر شیشہ تیار کرنیوالی ریگ اس ملک میں کمیاب ہی کہتے ہیں کہ ہندوستان کے دریاؤں میں بالو کے ذخائر موجود ہیں مگر انکا شیشہ روزمرہ استعمال کے لائق نہیں ہوتا۔

بیعت

سید احمد صاحب۔ بٹر مذ گجرات ڈاک خانہ پنڈی تحصیل پھالیہ۔
محمد صادق صاحب
قاسم علی صاحب معمار۔ شاہجہانپور مذ محلہ بایزید خیل متصل مکان شیخ شیخ محمد صاحب
ابوالحسن خان صاحب۔
عبد العزیز صاحب چیچی ریاں۔ دیگاہی والہ مذ گوجرانوالہ حال مانانوالہ۔
منشی جلال الدین صاحب پنشنر۔ بلانی
محمد الدین صاحب پٹواری۔
عبد الرحمن صاحب بھیرہ۔ شاہپور
سید حسن صاحب ولد سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار۔ اٹاوہ مذ مین پوری محلہ پوستی خانہ۔
سید حسن صاحب
سید ناظم علی صاحب زمیندار ودیس بامبور گرم ڈیرہ پور مذ کانپور
تصدیق احمد صاحب ولد مولوی فرخ حسین صاحب۔ اٹاوہ مذ مین پوری
میاں اسمٰعیل صاحب پشاور محلہ گنج پیراں۔
خدا داد خاں صاحب محرر مولوی صادق حسین صاحب مختار عدالت۔ اٹاوہ محلہ شاہ گنج۔
فیروز علی صاحب۔ روتاس۔ جہلم حال سکھر ریلوے اسسٹنٹ پولیس
منشی ہدایت اللہ صاحب۔ حیدرآباد دکن۔ محلہ جلوخانہ نواب سالار جنگ بہادر مکان مولوی عبد الغفار صاحب وکیل۔
مولوی محمد شاہ صاحب۔ شہر ڈھاکہ ملک بنگال بازار چوک۔
کرامت اللہ صاحب۔ سوما واڑہ ڈاک خانہ رواٹ
حیات اللہ صاحب ،، زمان صاحب ،، فتح صاحب ،، وارث صاحب ،، شاہ ولی صاحب ،، جمال الدین صاحب ،، جلال صاحب ،، سلطان صاحب ،، نذر علی صاحب ،، گلاب صاحب اہلیہ کرامت اللہ صاحب زینب بی صاحبہ ،، سہاگ بھری صاحبہ ،، احمد صاحبہ ،،
شمسو صاحبہ ،، جیلانی صاحبہ ،، حسن بی صاحبہ ،، بہاؤ صاحبہ ،، باسو صاحبہ ،، سید اللہ صاحب اہلیہ سید اللہ صاحب ابراہیم صاحب اسمٰعیل صاحب غلام حسین صاحب ،، حسن بی صاحبہ سکنہ ڈھوک عبد اللہ جان مذ ،، فقیر محمد صاحب ،، ۔

الراقم محمد سراج الحق جمالی و نعمانی۔ دار الامان قادیان۔

روزنامچہ آمد مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء

نام چندہ دہندگان	مد آمد: عام اغراض	مد آمد: مساکین فنڈ
معرفت محمد اسحٰق صاحب } مولوی فضل الٰہی صاحب ٹھیکیدار عہ ـ عبدالرحمٰن صاحب عہ ـ فضل الٰہی صاحب عہ ـ سردار خانصاحب عہ ـ محمد بخش صاحب مستری عہ	صہ	+
سید بدر شاہ صاحب اپیل نویس پشاور	عہ	+
رحیم بخش صاحب۔ عدلیوالہ ضلع امرتسر	عہ	۸ر
معرفت محمد بخش صاحب ٹھیکیدار۔ کڑیانوالہ ضلع گجرات۔	عـہ	+
ڈاکٹر رشید الدین صاحب۔ لکھنؤ	سےہ	عا
رکن الدین احمد صاحب		+
گلاب خانصاحب سب اورسیر	للعہ	عہ
محمد اسماعیل صاحب ہیڈ ماسٹر میرٹھ	سے	+
نواب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر۔	ہر	عہ
بابت قیمت کتب کمیٹی معرفت حکیم فضل الدین صاحب۔ قادیان۔	ہیہ	+
معرفت نور الدین صاحب نقشہ نویس ـ گوجرانوالہ	عہ ۸ر	+
معرفت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب لفٹننٹ	ہعہ	+
نعمت خانصاحب ویٹرنری اسسٹنٹ پلٹن ۱۲۹ کیمپ جاجپور	عہ	+
غلام محی الدین صاحب پنشنر گورنمنٹ مورلا	عہ	+
عنایت اللہ صاحب مدرس سنت پورہ	عہ	۱۰ر
غلام قادر صاحب مدرس بنگا۔ جالندھر	عہ	عہ
عطا محمد صاحب سب اورسیر	ما-	+
نعمت اللہ خانصاحب ملازم محمد سعید خانصاحب شاہجہان پور	عہ	+
شیخ عبدالرشید صاحب کیمپ میرٹھ	ا	ہیے ۱۴ر
سید محمد علی شاہ صاحب۔ قادیان	عا	+
شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی	عمارت فنڈ عیہ	+
کرم الدین صاحب کلرک پلٹن ۱۲۲	عہ	+
غلام حسین صاحب سپاہی " "	۸ر	+
حسن بخش صاحب قصاب " "	۴ر	+
محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس۔ دہلی	ہے	+
وزیر الدین صاحب۔ سجان پور	+	عہ
برکت اللہ صاحب۔ انبالہ	عہ	+
جان محمد صاحب۔ پولیس انبالہ شہر	عہ	+
منشی رستم علی صاحب۔ کورٹ انسپکٹر "	عا	عا

نام چندہ دہندگان	مد آمد: عام اغراض	مد آمد: مساکین فنڈ
معرفت حکیم محمد حسین صاحب۔ طبیب گڑھ مہلی	ہے ۱۲ر	+
سید عبدالہادی صاحب۔ سیالکوٹ	+	عا ۲ر
محمد خانصاحب۔ کپورتھلہ	+	عا
بوٹا صاحب "	+	عہ
خلیفہ رشید الدین صاحب۔ رامپور	سے عمارت فنڈ	+
زین الدین ابراہیم صاحب بمبئی	عہ	عہ
شمس الدین محمد ابراہیم صاحب "	عہ	۸ر
محمد اسمٰعیل صاحب "	عہ	۴ر
سیٹھ اسماعیل آدم صاحب "	عہ	۱۲ر
معرفت " " متفرق	.	عہر
قادر بخش و الٰہی بخش صاحبان امرتسر ماچھی واڑہ	للعہ	+
معرفت شاہ دین صاحب بیوپاری فقیر اللہ جکیا	+	دعہ ۲ر
احمد الدین صاحب بھیرہ	+	سے ر
شاہ دین صاحب۔ مردان	ہعہ ۴ر	۱۲ر
محمد جیون علی صاحب و سید فرزند حسین صاحب	ہے	عا
غلام محی الدین صاحب گودس کلرک پھلور	عہ	عہ
مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین منی پور ملک آسام۔	سے	+
معرفت نذیر حسین صاحب ملتان	دللعہ	+
عالم شیر صاحب ملازم پلٹن ۱۲۹ بمبئی	عہ	+
جماعت سیالکوٹ	مسعہ	دعہ ۱۵ر
" " "	ہیہ	+
نیاز احمد صاحب وزیر آباد	سے	+
غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر مظفر گڑھ	عہ	۱۳ر
معرفت نبی بخش صاحب بابو برکت علی صاحب۔ شملہ گورنمنٹ پریس	عہ ۱۲ر	+
غلام دستگیر صاحب شملہ	عہ	+
عبدالعزیز صاحب "	۸ر	+
زین الدین صاحب خانپور علاقہ سرہند	عہ	عہ
گلاب دین صاحب مدرس روتاس	عہ	+
علی بخش صاحب "	۴ر	+
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب قادیان	۸ر	+
ماسٹر شیر علی صاحب "	عہ	+
مفتی محمد صادق صاحب "	عہ	+
بابو نذیر الدین صاحب ایجنٹ بھامو ملک برہما۔	عہ	للعہ

انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی

کتاب ایک عمدہ رفیق ہے

اگر آپ کتاب کے فواید سے واقف ہیں تو پھر مندرجہ ذیل کتابیں دفتر الحکم قادیان سے ضرور خرید کر پڑھو۔

سیرۃ مسیح موعود۔ اس کتاب کے مضمون کے لئے تو اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرۃ ہے اور ایکی ضرورت پر بحث کی گئی ہے آخر میں دکھایا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آکر کیا تجدید کی؟ اور باقی خوبیوں کے لئے اتنا کہدینا ہی بس ہے کہ یہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے۔ قیمت ۸؍

رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تین تقریریں حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی تقریروں کے علاوہ درج ہیں۔ قرآن کریم کے حقایق و معارف کے سننے اور پڑہنے کا جسے شوق ہے اسکو ہی پڑہ دیکھے قیمت عہ؍

الاندار جلسہ طاعون کی روئداد حضرت اقدس کی تقریر اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تقریر کے علاوہ ایک عجیب نظم میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی درج ہے اور طاعون کے متعلق کل کارروائی حضرت اقدس کا مجموعہ ہے قیمت صرف ۳؍

حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط — نماز۔ دعا کی حقیقت اور مسئلہ وحدت وجود کی اصلیت بتلائی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں — تناسخ۔ مقابلہ وید و قرآن۔ اور الہام کی حقیقت پر زبردست مضامین قیمت ۲؍

سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب — اسلام کی عظمت کا اظہار اور عیسائی دین کی قلعی کو کھولا گیا ہے قیمت ۴؍

الدلیل المحکم علٰے وفات المسیح ابن مریم — مضمون نام سے ظاہر۔ سوال و جواب کے طور پر حضرت اقدس کے دعاوی و دلایل کو بیان کر کے مخالفون کے اعتراضون

کا رفع کیا ہے۔ قیمت ۳؍

جنگ مقدس یکسر صلیب کی ابتدا اپنے قسم کا مباحثہ جو بمقام امرتسر حضرت اقدس مسیح موعود اور عبداللہ آتھم عیسائی کے درمیان ہوا۔ قیمت ۸؍

پکار حق۔ ایک پنجابی رسالہ جس میں حضرت اقدس کے دعاوی اور دلایل کو بیان کیا ہے قیمت ۱؍

کتاب اللہ کی حقیقت۔ اناجیل اربعہ کی حقیقت کو کھولا ہے قیمت ۲؍

تعلیم جمعہ لڑکوں کے پڑہنے کیلئے ایک سلسلہ قیمت ۱؍

اصلاح النظر حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ پر ایک آریہ کے اعتراضوں کے لطیف جواب قیمت ۲؍

شمس بازغہ۔ پیر گولڑوی کی علمیت کی پردہ دار کتاب عہ؍

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اخلاقی و علمی کتابیں بھی دفتر الحکم میں موجود ہیں۔

رفیق نوجوانان ۲؍ ناصح حصہ دوم ۶؍

سوانح عمری امام ربانی مجدد الف ثانی ۴؍

الطاف رحمانی ترجمہ اردو مکتوبات امام ربانی ۸؍

گلدستہ فلاح ۴؍ گلدستہ تمیز (علم معاشرت میں مرکی بہت عمدہ رسالہ) عہ؍

مجموعہ تعزیرات ہند ۱۹۰۱ء تک کی ترمیمات و اضافہ جات کے ساتھ عہ؍

العمر (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک شیعہ کے مطاعن کا جواب) ۳؍

الملوک (جلد چہارم تاریخ الہند) عہ؍

الہنود (حصہ سوم التثلیث) عہ؍

التثلیث عہ؍ المجوس عہ؍ ۴؍

شالامار باغ لاہور کے تاریخی حالات ۲؍

درخواستیں دفتر اخبار الحکم قادیان کے نام ہون

تفسیر القرآن

پہلا پارہ

بگذار ورد مثنوی و شغل غزل و شعر
این خود چہ چیز ہست اگر قدر آن نماند

اگر آپ نے اس راز کو سمجہ لیا ہی کہ مسلمانون کے ادبار اور زوال کا اصلی باعث اور حقیقی راز قرآن کریم کا علمی و عملی ترک ہے؟ اگر آپ نے مسلمانون کے اس نقصان پر کبھی غور کی ہی جو فیج اعوج کے زمانہ کی تفسیرون نے انکو پہونچایا ہی؟ پہر اگر آپ کو قرآن کریم سے محبت ہے اور عشق ہے؟ اگر آپ قرآن کریم کے حقایق اور معارف کے خواہشمند ہین تو آپ تفسیر القرآن کا پہلا پارہ سر دست منگوا کر خود پڑہین اپنے دوستون کو پڑہنی کی سفارش کرین اور آیندہ وقتاً فوقتاً جب اس سلسلہ کے پارہ شایع ہوتے رہین۔ اسکو پڑہین آپ اس تفسیر القرآن کو رکیک بیانات اور دور از فکر تاویلات اور خیالی قصون اور فرضی فسانون سے انشاءاللہ پاک پائینگے اسمین آپ قرآن کریم کی مستقل مسلسل حقایق کو دیکہینگے

قیمت صرف عہ؍ فی پارہ علاوہ محصولڈاک

درخواستیں بنام یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان دار الامان

مصدقہ جناب اسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کے ولایت یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد از تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم دھند جالا پرواں۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۴ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸ خالص ممیرا فی ماشہ عمدہ مصری فی تولہ ۸ محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ترکیب استعمال سرمہ بغرض حفاظت وتقویت بینائی صرف ایک دفعہ دن میں استعمال کرنا چاہیے کھانے پینے میں کسی قسم کا پرہیز نہیں برائے دفعہ امراض چشم دن میں دو دفعہ استعمال کرنا چاہیے ہر ایک قسم کی نشہ دینے والی اشیاء اور گرم مصالحہ جات اور اشیاء ترش سے پرہیز لازمی ہے جہانتک ہو سکے دوائی مذکور کو ہوا سے محفوظ رکھنا چاہیے ترکیب استعمال ممیرہ بحساب ایک رتی خالص ممیرہ دو تولہ مصری عمدہ قسم کے سرمہ میں حل کرکے دن میں دو مرتبہ استعمال کریں (نوٹ) اگر مصری سرمہ دستیاب نہ ہو سکے تو اس کارخانہ سے بحساب ۸ فی تولہ منگوا سکتے ہیں۔ (پرہیز) ترش گرم اور نشی اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ مشفقم سردار صاحب بعد ما وجب کچھ عرصہ گذرا ہے کہ آپ سے ایک تولہ سرمہ منگوایا گیا تھا وہ متفرق طور سے خرچ ہوا۔ لوگوں نے فایدہ بیان کیا اب میرے گھر میں چند عوارض یعنی کدورت نظر اور پانی جانے کی وجہ سے ضرورت ہے شاید اس سرمہ سے فائدہ ہو یہ پہلا موقع ہے کہ میں اپنی ذاتی غرض کے لئے سرمہ طلب کرتا ہوں آپ براے مہربانی ایک تولہ سرمہ بذریعہ ویلیو پی ایبل ارسال فرمادیں

(راقم دستخط)

میرزا غلام احمد۔ قادیان ضلع گورداسپور

حضرت اقدس مسیح موعود کا مبارک خط۔

بعد تسلیم واضح رائے شریف ہو کہ میں نے جناب سے سفید ممیرہ کا منگوایا تھا استعمال سے بہت ہی مفید پایا کئی آدمیوں کے پھولے دور ہو گئے خود مجھکو پڑوال پیدائشی تھے وہ سرمہ کے استعمال سے جاتے رہے اور کار سیاں دانکھ کا ڈیلا بالکل خراب ہو گیا تھا وہ بھی درست ہوتا جاتا ہے میں دور کے آدمی کو پہچان نہیں سکتا تھا اب دور کی چیز اچھی طرح سے دیکھ سکتا ہوں اور اخبار بھی بخوبی پڑھ سکتا ہوں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ایک تولہ سفید سرمہ ممیرہ کا بذریعہ قیمت طلب پارسل اور بھیجدیں۔ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء

راقم ڈاکٹر ہربرام مشنری مقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ

۲۔ جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سند میں جو قریب بارہ سو کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اس مطلب کے لئے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی کی اہتمام سے

کہ ہم دنیا میں کسی انسان کی خوشامد کر سکتے ہی نہیں یہ قوت ہی ہم میں نہیں ہے ہاں احسان کی قدر کرنا ہماری سرشت میں ہے اور محسن کشی اور غداری کا ناپاک مادہ اس نے اپنے فضل سے ہم میں نہیں رکھا ہے ہم گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کی قدر کرتے ہیں اور اسکو خدا کا فضل سمجھتے ہیں کہ اسنے ایک عادل گورنمنٹ کو سکھوں کے پرجفا زمانہ سے ہمیں نجات دلانے کے لئے ہم پر حکومت کرنے کو کئی ہزار کوس سے بھیجدیا۔

اگر اس سلطنت کا وجود نہ ہوتا تو میں سچ کہتا ہوں کہ ہم اس قسم کے اعتراضوں کی بابت ذرا بھی سوچ نہ سکتے چہ جائیکہ ہم انکا جواب دے سکتے۔

اب ہم ان اعتراضوں کا جواب بڑی آزادی سے دے سکتے ہیں پھر اگر ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی قدر نہ کریں تو یقیناً ہم بڑے ناقدر شناس اور ناشکر گذار ہوں گے۔ ہم کو غور اور فکر کا موقع ملا دعاؤں کا موقع ملا۔ وہ اس طرح جب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ابواب ہم پر کھولے۔ اگرچہ مبدء فیض وہی ہے لیکن انسان اپنے میں ایک شئے قابل بناتا ہے اسپر تجلے استعداد اور ظرف کے فیض ملتا ہے یہ خوشی کی بات ہے کہ اس تقریب کی

وجہ سے ہندوستان اور پنجاب کے رہنے والے جوہر قابل بن رہے ہیں اور انکی علمی طاقتیں بھی ترقی کر رہی ہیں۔

مختصر یہ کہ یہ **مقام دار الحرب ہے پادریوں کے مقابلہ میں**

اس لئے ہمکو چاہیئے کہ ہرگز بیکار نہ بیٹھیں مگر یاد رکھو کہ ہماری

حرب ان کے ہمرنگ ہو جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں اسی طرز کے ہتھیار ہمکو لیکر نکلنا چاہیئے

اور وہ ہتھیار ہے

قلم

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام

سلطان القلم

رکھا اور میرے قلم کو

ذوالفقار علی

فرمایا۔ اس میں یہی سر ہے کہ یہ زمانہ جنگ و جدل کا نہیں ہے بلکہ

قلم کا زمانہ ہے

پھر جب یہ بات ہے تو یاد رکھو کہ حقائق اور معارف کے دروازوں کے کھلنے کے لئے ضرورت ہے **تقویٰ** کی۔ اسلئے

تقویٰ اختیار کرو

کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ۔ اور میں گن نہیں سکتا کہ یہ **الہام** مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے بہت ہی کثرت سے ہوا ہے۔ اگر ہم نری باتیں ہی باتیں کرتے ہیں تو یاد رکھو کچھ فائدہ نہیں ہے فتح کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی فتح چاہتے ہو تو

متقی بنو

ہیں ہندوؤں اور عیسائیوں میں دیکھتا ہوں کہ عورتیں بھی بہت بڑی جائداد اور روپیہ اس کام کے لئے وصیت کر جاتے ہیں۔ آج کل کے مسلمانوں میں اس قسم کی نظیر نہیں ملتی ہے ہمارے لئے جو بڑی بھاری مشکل ہے وہ

اشاعت کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ یہ تو تم یاد رکھو

کہ آخر خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا ہے اور خود اپنے ہاتھ سے اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا حامی و ناصر ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو ثواب کا مستحق بنا دے اس لئے نبیوں کو مالی امداد کی ضرورت ظاہر کرنی پڑتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد مانگی اور اسی طرز پر جو منہاج نبوت کی طرز ہے ہم بھی اپنے دوستوں کو سلسلہ کی ضروریات سے اطلاع دیتے ہیں۔ مگر میں پھر بھی کہونگا کہ اگر ہم کچھ روپیہ بھی اشاعت کے لئے جمع کر لیں تو یہ تو ظاہر بات ہے کہ اسقدر نہیں کر سکتے جسقدر پادریوں کے پاس ہے اور اگر اتنا بھی کر لیں تو بھی میرا ایمان یہی ہے کہ **فتح اسی کو ملتی ہے جس سے خدا خوش ہو**

اس لئے ضروری امر ہے

ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبت کا فیض ہمیں ملے

پھر خدا کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے اور ہر ایک ہم میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اسکو لازم ہے کہ وہ ان حملوں کے جواب دینے میں کوئی کوتاہی نہ کرے ہاں جواب دیتے وقت نیت یہی ہو کہ

خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔

مکتوب حضرت امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

بخدمت اخویم عزیزی خانصاحب محمد علی خان۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عنایت نامہ متضمن بہ دخول در سلسلہ بیعت ایں عاجز موصول ہوا دعاء ثبات و استقامت در حق آں عزیز کی گئی۔ ثبتکم علی التقوی والایمان و فتح لکم ابواب الخلوص والمحبۃ والعرفان آمین ثم آمین۔ اشتہار شرائط بیعت بھیجا جاتا ہے۔ جہاں تک وسعت و طاقت ہو اسپر پابند ہوں اور کمزوری کے دور کرنے کے لئے خدا تعالی سے مدد چاہتے رہیں۔ اپنے رب کریم سے مناجات خلوت کی مداومت رکھیں اور ہمیشہ طلب قوت کرتے رہیں۔ جسدن کا آنا نہایت ضروری اور جس گھڑی کا وارد ہوجانا نہایت یقینی ہے اسکو فراموش مت کرو اور ہر وقت ایسے رہو کہ گویا طیار ہو کیونکہ نہیں معلوم کہ وہ دن اور وہ گھڑی کسوقت آجائے گی۔ سو اپنے وقتوں کی محافظت کرو۔ اور اس سے ڈرتے رہو جس کے تصرف میں سب کچھ ہے جو شخص قبل از بلا ڈرتا ہے اسکو امن دیا جائے گا مگر جو شخص بلا سے پہلے دنیا کی خوشیوں میں مست ہو رہا ہے وہ ہمیشہ کے دکھوں میں ڈالا جائے گا۔ جو شخص اس قادر سے ڈرتا ہے۔ وہ اس کے حکموں کی عزت کرتا ہے۔ پس اسکو عزت دی جائے گی مگر جو شخص نہیں ڈرتا اسکو ذلیل کیا جائے گا دنیا بہت ہی تھوڑا وقت ہے بیوقوف ہے وہ شخص جو اس سے دل لگا دے اور نادان ہے وہ آدمی جو اس کے لئے اپنے رب کریم کو ناراض کرے سو ہوشیار ہو جاؤ۔ تا غیب سے قوت پاؤ۔ دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے۔ یہ کچھ بھی چیز نہیں اس میں ہرگز زندگی کی روح نہیں جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فریضہ کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی ہی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالی کے حضور میں دعا کرو کہ اے رب العٰلمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھسے ایسے عمل کرا جنسے تو راضی ہو جائے میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کی اس بیعت کی کسیکو خبر نہیں دی گئی اور بغیر آپ کی اجازت کے نہیں دیجائے گی لیکن مناسب ہے کہ اس اخفا کو صرف اسی وقت تک رکھیں کہ جب تک کوئی اشد مصلحت درپیش ہو۔ کیونکہ اخفا میں ایک قسم کا ضعف ہے اور نیز اظہار سے گویا فعلاً نصیحت للخلق ہے آپ کے اظہار سے ایک گروہ کو فائدہ دینا پہونچتا ہے اور رغبت الی الخیر پیدا ہوتی ہے۔ خدا تعالی ہر ایک کام میں مددگار ہو کر بغیر انکی مدد انسانی طاقتیں ہیچ ہیں۔ والسلام۔

ڈائری حضرت امام صادق علیہ السلام

مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب سلمہٗ

عدالتوں کا ذکر اور عدالتوں میں گواہوں و کلا اور حکام کے رعب میں آجانے کا کچھ ذکر ہو رہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ (عدالتوں میں اکثر گواہوں پر حاکموں اور وکیلوں کا ایسا رعب پڑجاتا ہے کہ وہ انسانوں کے حقوق کو محفوظ نہیں رکھ سکتے اور کچھ نہ کچھ بیجا اور غلط بات منہ سے نکال دیتے ہیں جس سے ظلم پیدا ہوتا ہے عدالتوں کا رعب بھی ایک شرک ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ)

فرمایا (بعض انگریز مقدمات کے فیصلہ کرنے میں بہت چھان بین کرتے اور غور سے سوچ سوچ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ قدرت کی بات ہے کہ میں مرزا صاحب (والد صاحب) کے وقت میں زمینداروں کے ساتھ ایک مقدمہ پر میں امرتسر میں کمشنر کی عدالت میں تھا۔ فیصلہ سے ایکدن پہلے کمشنر زمینداروں کی نہایت رعایت کرتا ہوا اور ان کی شرارتوں کی پرواہ نہ کرکے عدالت میں کہتا تھا کہ یہ غریب لوگ ہیں تم ان پر ظلم کرتے ہو۔ اس رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ انگریز ایک چھوٹے سے بچہ کی شکل میں میرے پاس کھڑا ہے اور میں اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہا ہوں۔ صبحکو جب ہم عدالت میں گئے تو اس کی حالت ایسی بدلی ہوئی تھی کہ گویا وہ پہلا انگریز ہی نہ تھا۔ اس نے زمینداروں کو بہت ہی ڈانٹا اور مقدمہ ہمارے حق میں فیصلہ کیا اور ہمارا سارا خرچہ بھی ان سے دلایا۔

فرمایا (حاکم کے لئے دین کا

ایک حصہ یہ ہے کہ وہ مقدمات میں اچھی طرح غور کرے تاکہ کسی کا حق تلف نہ ہو جائے)

فرمایا (دیکھو جب تک انسان مستقل مزاج اور ٹھنڈی طبیعت کا نہ ہو تو ان زمینی حاکموں کے سامنے کھڑا ہونا مشکل ہوتا ہے تو کیا حال ہوگا اس وقت جبکہ احکم الحاکمین کے سامنے کھڑے کئے جاوینگے ۔)

فرمایا (توریت کی رو سے جو زنا کا نطفہ ہو وہ ملعون ہوتا ہے اور جو صلیب دیا جائے وہ بھی ملعون ہوتا ہے ۔ تعجب ہے کہ عیسائیوں نے اپنی نجات کے واسطے کفارہ کا مسئلہ گھڑنے کے واسطے یہ تسلیم کر لیا کہ یسوع صلیب پر جا کر ملعون ہو گیا جب ایک لعنت کو انھوں نے یسوع کے واسطے روا رکھا ہے تو پھر دوسری لعنت کو بھی کیوں روا نہیں رکھ لیتے تاکہ کفارہ زیادہ پختہ ہو جائے ۔ جب لعنت کا لفظ آ گیا تو پھر کیا ایک اور کیا دو ۔ مگر قرآن شریف نے ان دونو لعنتوں کا رد کیا ہے اور دونوں کا جواب دیا ہے کہ ان کی پیدایش بھی پاک تھی اور انکا مرنا عام لوگوں کی طرح تھا صلیب پر نہ تھا ۔)

فرمایا متقی خدا کی طرف جاتا ہے اور دنیا اس کے پیچھے خود بخود آتی ہے پر دنیا دار دنیا کی خاطر رنج اور تکلیف اٹھاتا ہے پھر بھی اسے دنیا سے آرام نہیں ملتا ۔ دیکھو صحابہ نے دنیا کو ترک کیا اور وہ دنیا میں بھی بڑے مالدار ہوئے اور عاقبت کا بھی پھل کھایا ۔)

سوال ہوا کہ بعض مخالف بھی الہامات کا دعوی کرتے ہیں تو صادق اور کاذب میں کیا شناخت ہوئی

فرمایا (یہ بہت آسان ہے وہ ہمارے مقابل میں آ کر یہ دعوی شائع کریں کہ اگر ہم سچے ہیں تو ہمارا مخالف ہم سے پہلے مر جائے گا ۔ تو ہمیں پختہ یقین خدا تعالی کی طرف سے دیا گیا ہے کہ اگر ایک دس برس کا بچہ جس کے واسطے زندگی کے تمام سامان موجود ہوں اور بکثیر حصہ اس کی عمر کا باقی ہو وہ بھی دعوی کر کے ہمارے برخلاف کھڑا ہو جاوے تو اللہ تعالی اُسے ہم سے پہلے موت دیگا ۔)

ملفوظات احمدیہ

لوگوں کو لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھیں عذاب سے پہلے ڈرنا چاہیئے ۔ مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست ۔ دیکھو نوح وغیرہ قوموں کا انجام کیا ہوا ۔ ہر ایک کو لازم ہے کہ دل اگر سخت بھی ہو تو تو اسکو ملامت کر کے خشوع و خضوع کا سبق دے ۔ ہماری جماعت کے لئے سب سے ضروری ہے کیونکہ انکو تازہ معرفت ملتی ہے ۔ اگر کوئی دعوی تو معرفت کا کرے مگر اس پر چلے نہیں تو یہ لاف وگزاف ہی ہے اس لئے ہماری جماعت دوسروں کی غفلت سے خود غافل نہ رہے اور ان کی محبت کو سرد دیکھکر اپنی محبت کو ٹھنڈا نہ کریں ۔ انسان بہت تمنائیں رکھتا ہے غیب کی قضا و قدر کی کسکو خبر ہے آرزوں کے موافق زندگی کبھی نہیں چلتی ہے آرزوں کا سلسلہ اور ہے اور قضا و قدر کا سلسلہ اور ہے اور وہی سلسلہ سچا ہے ۔ یاد رکھو کہ خدا تعالی کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا کیا لکھا ہے اس لئے دل کو جگا جگا کر متوجہ کرنا چاہیئے ۔

۱۴/۹

افسوس کی بات ہے کہ عام طور پر مصائب کے آنے کی وجہ سے لوگوں کا عجب و نخوت دور نہیں ہوا ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ دور نہ ہونگی جب تک لوگوں کی ضد اور اکڑ دور نہ ہوگی ۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ خدا تعالی سے پوری مصالحت کے لئے طیار نہیں ہیں [illegible] دوران میں لوگوں نے محسوس نہیں کیا ابتدا میں کم و بیش کا فتوی بھی دیا کرتا تھا جب کبھی کوئی کہتا کہ کم یعظمہ سے یہ فتوی آیا ہے تو لوگ ڈر جاتے تھے لیکن اب ان مصائب کو دیکھکر بھی لوگ نہیں ڈرتے ۔ میری رائے ہے کہ جب تک کہ لوگ کامل طور پر رجوع نہ کریں تقدیر نہ بدلے گی ۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

۱۴/۹

شیعہ مذہب اسلام کا سخت مخالف ہے ۔ اول شیعہ کا اعتقاد ہے کہ جبرئیل وحی لانے میں غلطی کھا گیا ہے ۔ دوم صحابہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے بعد حاصل ہوئے تھے ان کے نزدیک معاذ اللہ مسلمان نہ تھے سوم قرآن شریف جو اللہ تعالی کی پاک کتاب ہے اور جسکی حفاظت کا خود اللہ تعالی وعدہ کر چکا ہے شیعہ کے اعتقاد کے موافق قرآن شریف اصلی نہیں ہے امام مہدی اصل قرآن غار میں لیکر جا کر چھپ رہے ۔ چہارم بارہ اماموں تک ولایت ختم ہو چکی باقی قیامت تک آدمی وحشیوں کی طرح رہے اور خدا کو ان سے محبت نہیں ۔ پنجم خدا تعالی کے حبیب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو گالیاں دینا درود شریف کے پڑھنے سے بھی زیادہ ثواب سمجھتے ہیں ششم کسی اکابر اہل اللہ کو نیکی سے نہیں سمجھتے مثلا ہی استاد حضرت سید عبد القادر جیلانی رض کی نسبت سنا ہے کہ وہ گالیاں دیتے ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ سب سے زیادہ بدنام یزید ہے اگر اسکی شراکت بھی امام حسین رض کی شہادت میں تھی تو برا کیا لیکن آج کل کے شیعہ بھی ہمکو وہ دکھ کام نہیں کر سکتے جو اس نے کیا ۔

اہل کتاب کے کھانا کھانے پر بابو محمد افضل صاحب کے سوال پر جواب دیا کہ تمدن کے طور پر ہندوؤں کی چیز بھی کھا لیتے ہیں اسی طرح عیسائیوں کا کھانا بھی درست ہے مگر یہ خیال ضروری ہے کہ برتن پاک ہوں کوئی ناپاک چیز نہ ہو ۔ ۱۵/۶

(ایڈیٹر)

بقیہ مضمون

قرآن کریم کی پیشگوئیوں کی حقیقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی حقیقت کو اسی قسم کے نشانات اور تحدی آمیز دعووں کی بنیاد پر شروع کیا ہے جس کا خود قرآن کریم نے دعویٰ کیا اور اپنے حامل مبعوث کے لئے بڑے زور شور سے اس کا وعدہ کیا حضرت مرزا صاحب کی کرامت نمائی اور غیب گوئی کے دعاوی نے قرآن کریم کے دعویٰ سیارکیت اور حق و ہم ہونے کی ویسی ہی درخشاں حمایت کی ہے۔ جیسی قرآن کریم نے کتاب کی تصدیق و تکمیل میں اس کے انبیا کی سیرت و تعلیم پر سے بہت سے داغ اور نقص دور کر کے (پیشگوئیوں) سے موجودہ عظیم الشان مذاہب کے حامیوں پر کامل الصفات خدا کی غالب حجت ثابت کر دی ہے میں ان تین پیشگوئیوں میں سے صرف ایک ہی کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں جو اسوقت قریب الوقوع اور ایک ذی شان قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ باقی دو کی نسبت پھر کبھی بحث کرونگا۔

آتھم والی پیشگوئی بالکل قرآنی پیشگوئی کے ہم رنگ اور ہم شکل ہے۔

عبداللہ آتھم (عیسائی) والی پیشگوئی کی نسبت میں دیکھو پرچہ الحق میں دکھا چکا ہوں کہ وہ کیسی پُررعب اور باشان ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص اس کے سارے پہلوؤں پر نظر کر کے اس اعتراف سے کوئی چارہ دیکھے کہ وہ یقیناً تند خدا کی طرف سے ہے لیکن اسوقت مزید اظہار حق کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے باللفظ نقل کیا جائے۔ اور دکھایا جائے کہ وہ اپنے زور۔ قوت۔ وقار۔ طمانیت۔ اور علم غیب کے اشتمال میں بالکل قرآن کی اس پیشگوئی کے ہمرنگ ہے جس کی میں نے تفسیر کی ہے۔

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ **نشان** بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو **فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے** اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے **یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا** اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی **بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے** اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے **عزت** ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے **میں اس وقت اقرار کرتا ہوں** کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے **تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے طیار ہوں** مجھکو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسا ڈالدیا جاوے مجھکو پھانسی دیا جاوے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ **اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔**"

میں ہرگز نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی سمجھدار بابصیرت آدمی اسے پڑھکر اور مخطوط فقرات کی ماہیت میں غور کر کر اس بات سے انکار سکے کہ یہ زبردست رو جو اس زور شور کے ساتھ پہاڑوں کے دامنوں پر سے ٹکراتی ہوئی چلی آتی ہے لاریب اسی منبع سے ہے جس کا نام قادر مطلق خدا ہے۔ اور میرے دل کی سی فطرت کے دل تو اسے خیال میں بھی نہیں لا سکتا کہ نصاریٰ جو توریت پر ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں اور بائیبل کے نبیوں کی پیشگوئیوں کی صداقت میں بڑی بڑی کتابیں لکھتے ہیں اس واضح اور پُرزور پیشگوئی کے الہامی الاصل ماننے میں کیوں متردد ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایسی صاف۔ متعین۔ موقت۔ اور مبرہن پیشگوئی حضرت مسیح تک کی خبروں اور پیشگوئیوں میں بھی دکھا نہیں سکتے خصوصاً مسلمانوں کے پاس تو اس قسم کی پیشگوئی کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے جبکہ الٰہی

کتاب ایسے صدہا دعووں سے لبریز ہے۔ مگر افسوس عوام تو کیا اکثر خواص بھی پیشگوئیوں کے وجود سے انکار کرتے ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگرچہ وہ نفس پیشگوئی کے تو قائل ہیں مگر مخصوصاً اس پیشگوئی کو جو اُن کے زمانہ میں ہوئی مدعی کی حقیت کا ثبوت نہیں مانتے انہیں اس بات کا تو اقرار ہے کہ قرون سابقہ میں ایسے مؤیدین اور منصورین ضرور ہی تھے اور موجود ہوتے تھے مگر وہ اپنے اس زمانہ میں گوارا نہیں کر سکتے کہ کوئی تائید یافتہ شخص قرآن کریم کے ابدی دعوے کو پھر ویسا ہی مصدق اور زندہ کر دکھائے گو اسوقت عاجز اور ساکت کر دینے والی آیات و علامات کی از حد ضرورت ہے مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اس پیشگوئی کی حقیقت میں شک کرنا اور پیشگو کو اُسکے دعاوی میں صادق نہ ماننا نہ صرف باریتعالیٰ کا کفران نعمت ہے بلکہ قرآن کریم کے دعوی مبارکیت کی تکذیب و تخفیف کرتا ہے۔ پیشگوئی کرنے والے کے بلند دعووں کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایک لفظ میں کہدینا کافی ہے کہ اس کا دعویٰ ہے کہ میں اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور و مرسل ہو کر آیا ہوں۔ یہ دعویٰ اتنا بڑا ہے کہ اس سے پرے اور کوئی دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیء۔ یعنی بہت بڑا ظالم وہ شخص ہے جو اللہ پر ناحق کے افترا کرتا یا اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ مجھپر وحی ہوتی ہے حالانکہ اس سے بالکل بے بہرہ ہو۔ اس دعویٰ نے سارے جہان میں شور ڈال رکھا ہے۔ سب قومیں اپنے عام و خاص الا ماشاء اللہ اس فکر میں ہیں کہ اس پکارنے والے کو نیست و نابود کر ڈالیں۔ جو جو جن کے پاس ہتھیار ہے فضول و لاطائل مباحثہ کا۔ تکفیر کا۔ ناروا طعن و تشنیع اور بے اصل بہتانوں کا وہ اُسے چلا رہا ہے۔ تو کیا ایسے وقت میں جبکہ منکرین اسکی ہلاکت و تکذیب کے بدل خواستگار ہیں اور اس حسرت سے اُن کے دل خون ہوئے جاتے ہیں کہ وہ مغضوب و مسلوب الاختیار قوم ہونے کی وجہ سے سیف و سنان کو استعمال نہیں کر سکتے اور کیا ایسے وقت میں جبکہ دعویٰ کرنے والے کو ہر طرح منظور ہے کہ وہ اپنے دعاوی میں صادق اور کامیاب ثابت ہو دشمنوں کے لئے یہ کافی اور خوشی منانیکی جگہ نہیں کہ اس دعویٰ کرنے والے کے صدہا دیگر ثبوت صداقت و حقیت کے۔ اُنکی تفسیریں۔ اس کے اور نشانات خود ہی کے قول کے بموجب خاک میں ملجائینگے اگر اسکی یہ پرزور تحدی والی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ یہ لوگ روز روز کی سر دردیوں۔ سینہ سوزیوں اور جان کینوں سے چھوٹے اور قضیہ سہل پاک ہو گیا۔ یہ صاف بات ہے کہ جتنی بلندی سے کوئی شخص گرے اتنا ہی صدمہ اسے پہونچتا ہے۔ مباحثے اور مجادلے تو ہوا ہی کرتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے بھی مباحثہ کیا۔ دلائل جو اللہ تعالیٰ نے انھیں بتائے دئے۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ اسپر بھی مکذبین و مصدقین یا مادحین و مذممین کے دو گروہ عادتاً پیدا ہونے ممکن تھے۔ فریق ثانی نے بھی جو کچھ اُس سے بن پڑا کیا اس کے جنبہ داروں نے بھی اپنی جگہ تسویلات کرکے اپنے دل کو خوش کر لیا کہ وہ مسلمانوں سے مغلوب نہیں ہوئے۔ اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کو اس بالکل جدید اور غیر مترقب بات پیشگوئی پر کس نے مجبور کیا۔ اگر کسی بڑی کامل طاقت۔ عالم الغیب ہستی۔ متصرف الکل ہستی نے اسے خبر نہیں دی اور حوصلہ نہیں دیا تو اس کا دل گردہ نہ اس چھوٹے سے مکان میں بلکہ دنیا بھر کے عظیم الشان میدان میں کیونکہ اس کا محرک ہوا کہ وہ ایسا بڑا بول بولے جو اس کی ساری بنی بنائی عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجا دے۔ کیا اُسے اپنی زیست اور حریف کی موت پر اختیار تھا کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ نرا اکیلا یتیم۔ بے سامان اور پوری معنوں میں عاجز ہے۔ پھر یہ دل۔ یہ اطمینان یہ فوق العادہ جرأت کہ میں

اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں پر اُسکی باتیں نہ ٹلیں گی۔

کس ذریعہ سے اُسے پیدا ہوئی۔ یہ حیرت انگیز معما بصفائی تمام اس کلید سے حل ہو جاتا ہے کہ اُسی قادر مطلق خدا نے جسکا دائمی وعدہ ہے انا لننصر رسلنا و الذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا الآیہ۔ یعنی ہم اپنے فرستادوں اور اُن کے متبعین کی دنیا کی زندگی میں ضرور مدد کریں گے اُسی عالم الغیب خدا نے جس نے الم یا انا اللہ اعلم اپنی باجلال صفت بتائی ہے اپنے وقت پر بھیجے ہوئے بندہ حضرت مرزا کو بھی خبر دی کہ وہ ایسے وقت میں کہ اس کی ہمہ قدرتی کا انکار اور اس کے پاک رسول محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہو رہی ہے ایسی قوم کے مقابل ایک نشان کھڑا کرے جو اسباب پرستی۔ اور شان و شوکت میں اور عصیان اور طغیان میں حد سے بڑھ گئی ہے

اللہ اللہ عجیب مقابلہ ہے۔ جسمانی زور۔ امدادی اسباب و سامان کی لاانتہا کثرت۔ علوم۔ فنون۔ مہارت حذاقت غرض تمام فتح و رفع کے اسباب ایک طرف۔ اور بالکل اس کے برعکس دوسری طرف۔ کیا یہ وہی رسول عربی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی بیکسی اور مظلومیت اور محض بے سروسامانی اور مخالف اقوام کی کثرت و زور والا معاملہ نہیں ہے شک ہے۔ لاریب سارے پہلوؤں سے ہے۔ پھر جب کہ یہ پیشگوئی پوری پوری قرآنی پیشگوئی کے ہمرنگ۔ ہم شکل اور ہموزن ہے بجائے اس کے کہ ہماری قوم قرآن کریم کی تصدیق اور رجال القرآن صلعم کی تائید کو ثابت ہوتے دیکھکر خوشیاں منائے۔ شکر کے سجدات بجا لائے اسے تکذیب کی مصیبت میں ونزات جان کھوتے ہوئے کیوں دیکھا جاتا ہے۔ پورا ہونے سے پہلے اس کا ماننا قبل از وقت ماننا نہیں ہے جب تم نے اسے خوب پرکھ لیا اور یقینی طور پر ثابت کر دیا کہ یہ قرآن کریم کی پیشگوئی کے بالکل ہمرنگ ہے تو تم کیوں صحابہ کرام کے نمونہ پر قبل از وقوع اسے بصدق دل قبل وقوع اعتقاد نہیں کرتے۔ مبارک وہی ہیں جو صادقین کی صداقت کو امتحان کی بھٹی میں ڈالنے کی فکر میں لگے نہیں رہتے بلکہ فوراً قرائن مرجحہ کی امداد سے انکی باتوں کو قبول کرتے اور سابقین مخلصین کے زمرہ میں داخل ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسی کے نمایاں طور پر شکیوں اور مکذبوں کے حصہ میں سوائے رونے اور دانت پیسنے کے اور کچھ نہیں آتا۔ نہایت افسوس سے سنا گیا ہے کہ آج کل جو تازہ کارروائی بڑی حسرت محنت سے **شیخ بٹالوی صاحب** کر رہے ہیں وہ اس پیشگوئی کی تکذیب کے لئے مختلف معبودوں اور مواد سے مدد لیتا ہے۔ انھیں کبھی تو یہ ثابت کرنے کا حوصلہ دکھانا پڑتا ہے کہ یہ ہرگز پوری نہ ہوگی۔ مگر پھر معاً ایک بودے۔ بزدل۔ ضعیف الاعتقاد کی طرح انھیں یہ فکر لگ جاتی ہے کہ شاید یہ پوری ہو جائے کیونکہ پیشگوئی کے الفاظ میں زور اور ہیبت ہی ایسی ہے کہ منکر کا دل بھی اندر ہی اندر متاثر ہو جانے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کبھی تو وہ صفحوں کے صفحے جوگیوں اور جوتشیوں سے نظیریں لانے میں سیاہ کرتے ہیں اور کبھی اس سے بھی زیادہ قابل استہزا باتیں اس کے کمزور کرنے میں کرتے ہیں۔ افسوس اگر وہ ذرا بھی قرآن کریم میں تدبر کرنے کا مادہ رکھتے تو اس صداقت کو کب سے سمجھ چکے ہوتے کہ ملاء اعلیٰ کی کارروائی میں جو صفات الٰہی کا دربار ہے مرجوم جوگیوں اور جوتشیوں کو ہرگز دخل نہیں۔ اور ملاء اعلیٰ کی کارروائی سے مراد ان امور کلیہ کی تدبیر و اجراء اور تقدیر و قضا ہے جو باری تعالیٰ کی تنہا مشیت اور قطعی ارادہ کے ساتھ عالم روحانی و جسمانی کے سرانجام کے لئے انفصال پاتے ہیں۔ اس دربار کے ارکین

جوگی پیشگوئی کرنے پر قادر نہیں

و وسائط اس عالم کے درباروں اور ان کے اعضاے شوری سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے کہ ان سے مہمات میں صلاح و مشورہ لیا جاتا ہے بلکہ ان کی نسبت پاک کتاب خبر دیتی ہے لایسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔ یعنی انکی جبلت و فطرت ایسی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے علاوہ اور بڑھکر اپنی فطرت سے کچھ کہیں بلکہ انکا [illegible] کہ باری تعالیٰ کا جیسا امر ہو وہ اس پر عمل کرتے ہیں یعنی وہ نَے کی طرح محض وسائط ہیں جس طرح کا امر الٰہی ان میں نفخ ہو وہی آواز لامحالہ نکلتی ہے اور یہی درحقیقت ملائکہ کی حقیقت ہے بہر حال یہ نہایت پختہ اور طے شدہ بات ہے کہ قرآن کریم اس اعتقاد کی سخت تردید کرتا اور اسے اعتقاد کفر قرار دیتا ہے کہ مرسلان الٰہی کے ایسے امور کو کوئی جوگیوں اور جوتشیوں سے منسوب کرے۔ چنانچہ فرماتا ہے لایسمعون الی الملاء الاعلیٰ ویقذفون من کل جانب دحورا ولھم عذاب واصب۔ الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب یعنی کاہن اور جوتشی گروہ کو یہ قدرت نہیں کہ باری تعالیٰ کی ان غیب الغیب تدبیروں کو جو کائنات میں مختلف تصرف کرنے کے لئے اپنے خاص دربار میں جو انسان ضعیف کی قوائے جسمانی و روحانی سے اعلیٰ و برتر ہے انہیں اصدار فرماتا ہے کسی طرح بھی سن سکیں۔ بلکہ انہیں تو ہر طرف سے دھکے ملتے ہیں۔ اور انہیں یہ جانکاہ صدمہ عذاب لازم کی طرح دامنگیر رہتا ہے کہ نبی امی کی جلالی پیشگوئیوں کے سامنے انکی صدیوں کی ساری گرم بازاری ٹھنڈی پڑ گئی۔ اور قرآن مجید نے ان کے پستکوں کو جھوٹے اور بہتان کے گدے تودے ثابت کر دیا۔ اور اگر کوئی سارے علمی زور لگا کر اور تمام قلبی طاقتوں کو خرچ کر کے کچھ اخذ بھی کرنا چاہتا ہے تو امور آسمانی کا جلال اُن کی آنکھوں کو چکاچوند کر دیتا ہے اسلئے کسی صورت میں بھی نبی کی درخشاں صداقت کا اُن کی حق و باطل سے ملی ہوئی بات مقابلہ نہیں کر سکتی۔ درحقیقت اس سے بڑھکر کیا بے انصافی ہوگی کہ خدا کی اپنی مخصوص اسرار کی باتوں میں کلاب الدنیا کو بھی حصہ دار سمجھا جائے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے عالم الغیب فلا یظہر
علی غیبہ احدا الا من ارتضی
من رسول فانہ یسلک من بین
یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم
ان قد ابلغوا رسالات ربہم
یعنی وہ عالم الغیب ہے اور اس
علم کو اپنا ہی خاصہ رکھا ہے واسطے
اسکی قدوسیت اور غیرت نہیں
چاہتی کہ کسی دوسرے کو غیب گوئی
کی باتوں میں حصہ دار کرے بجز اس
شخص کے جسے وہ اپنی مرضی سے
اپنے ارادوں کے پورا کرنے کے
لئے برگزیدہ فرماتا ہے اور اسکی
صفائی فطرت اور امانت جبلت پر
اُسے پورا بھروسا اور علم ہوتا ہے
کہ وہ اس امر کو ناپاک ملونی سے محفوظ
رکھے گا اسپر بھی وہ اپنے علم محیط
کے پہرے چوکی اسکے گرد و پیش لگائے
رکھتا ہے کہ نہ تو وہ خود اسمیں کم و
بیش کر سکے اور نہ ناپاک نکتہ بین
اُسے خلق پر مشتبہ کر سکیں جب تک
اس کا علم گواہی دیتا ہے کہ وہ برگزیدہ
اپنے مربی اور آقا کے پیغام کو پوری
دیانتداری سے بلا مزاحمت ادا کر چکے ہیں۔

بٹالوی صاحب نے اس تردید میں کن سے سبق لیا۔

یہ اسی جنس کے اعتراضات ہیں جو کہ معترضین قرآن کریم کے امور
غیبیہ پر کرتے اور انہیں بزرگوں سے سیکھکر
عیسائیوں نے بھی اس راہ پر قدم
مارا اور آخر کار مجدد زمان کی تکذیب
کے لئے اشاعت کے ایڈیٹر شیخ بٹالوی
نے بھی انہیں استادوں کو اپنا ہادی و
مقتدا بنایا۔ اور آتھم والی پیشگوئی
پر کلام کرنے میں نصارا اور معترضین
سے جو کچھ سیکھا تھا حرف حرف
ادا کر دیا۔ تعجب پر تعجب آتا ہے
کہ مرزا صاحب ہی کو اس جہان کا سارا
اختیار دیا گیا ہے۔ فصاحت و
بلاغت ہے تو انہی کے پاس۔ انشا پردازی
ہے تو انہی کے پاس۔ کتاب پر کتاب
لکھنے کی حیرت انگیز قدرت ہے تو انہی کے
پاس۔ ایک عالم کے مقابل تحدی اور
دعوی ہیں تو انہی کے پاس۔ قرآن
کی معجزانہ تفسیر کے دعوی ہیں تو انہی کے
پاس۔ اور بالآخر علم نجوم۔ رمل۔ قیافہ
کہانت اور کیا کیا اور کیا کیا اور کیا ہیں تو
انہی کے پاس۔ الغرض ساری اجناس
جات بھی انہی کے تابع ہیں یہانتک
کہ ملک الموت بھی انہی کی انگلی کے
اشارہ پر چلتا ہے۔ اللہ اللہ عجیب معاملہ
ہے۔ کوئی ان دانشمندوں سے پوچھے
کہ پھر تم کیا ہو اور تمہارے لشکر کیا ہیں
گویا حق سے بھی تم محروم اور جھوٹ
بھی تمہارے پاس نہیں پھر تم کس
شیخی پر سرسوں سے بھری توپیں لئے
مقابلہ کرتے ہو۔ حضرت مسیح علیہ
السلام پر جب اسی طرح مار کھائے
ہوئے یہودی عالموں نے اعتراض
کیا کہ تو بعل زبول کی مدد سے ایسے
اسرار دکھاتا ہے سبحان اللہ اس
برگزیدہ موعود (علیہ وعلی نبینا
الصلوۃ والسلام) نے کیا خوب جواب
دیا کہ کیا بعل زبول اپنے کارخانہ کو
آپ تباہ کرنا چاہتا ہے اما مطلب
یہی ہے شاید الفاظ اور ہوں غرض
تمہیں کیا اندھیر پڑ گیا۔ تم ایسے
اپاہج کیوں ہو گئے۔ تم بھی اپنے
سارے معبودوں۔ جوگیوں۔ جوتشیوں
رمالوں وغیرہ سے مدد لو۔ قد استکثرتم
من الانس۔ کثرت تمہاری طرف
ہے۔ ایک جہان سے تنہا آدمی کا کوئی
انتقام نہیں ہو سکتا۔ اور یاد رکھو جو
کسی ہتھیار سے اسکا مقابلہ کرو گے
اور ہرگز نہ کر سکو گے۔ اور یہی اس
کے منجانب اللہ ہونے کا زبردست
نشان ہے۔ وللہ الحمد۔

اب میں انکی اس ناکامیاب کوشش کی بابت
کہ وہ کہاں تک لغو اور بیہودہ اور
قرآن کریم سے کسقدر انکی ناواقفیت پر
دلالت کرتی ہے اور زیادہ لکھنا نہیں
چاہتا۔ کیونکہ اسی قدر سے جو لکھا گیا ہے
انتی کا ڈھونڈنے والا پورا مطلب
پا سکتا ہے اور بڑی صفائی سے
سمجھ سکتا ہے کہ بد دل ناپاک تشیوں
اور جری و قوی آسمانی آدمیوں
میں کیا فرق ہے۔ ہمکو صاحب کچھ

ہمنے اتنا زور اس مضمون پر کیوں دیا

[illegible] اسکی نہیں اور کچھ بھی لینی۔ مگر افسوس ہو تو صرف
اسی کا کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی تکذیب
کے فکر میں قرآن کریم کے بینہ اصول
کی تردید کی بھی پروا نہیں کرتے ہمیں
اسبات کا ذرا بھی خوف نہیں کہ ان
مسکین کی تحریریں کچھ وزن و وقعت
رکھتی ہیں۔ کیونکہ اس کے نتیجے سے
بھرے ہوئے کفرنامہ کی ارمان بھری
ناکامی یا دشمن کامی نے ثابت کر دیا
ہے کہ عباد اللہ پر اسے کوئی سلطان
نہیں ہے۔ ہماری غرض اس مضمون
سے صرف اتنی ہے کہ وہ جو ازلی سعید
ہیں وقت سے پہلے اس نذیر کو نہیں
اور قبول کریں۔ اور وہ نیک
فطرت جو بالقوہ مادہ قبول رکھتے
ہیں مگر درمیان میں شیطانوں اور
مغویوں کے اغوا و اضلال سے
شک و تردد کی ظلمت میں گرفتار
ہو گئے ہیں اور اپنے دلوں میں یہ
ٹھانے ہوئے ہیں کہ وہ انجام کار
جب یہ خبر پوری ہو جائیگی بڑی خوشی
سے قبول کرینگے وہ ایک صادق
کی صداقت کو قبل از ظہور محض حسن
ظن سے مان لیں۔ ورنہ بالکل
سچی اور پکی بات ہے کہ دنیا
میں ایک نذیر آیا دنیا نے
اُسے قبول نہ کیا پر خدا
اُسے قبول کریگا اور زور
آور حملوں سے اسکی سچائی
ظاہر کر دے گا۔ سو اب وہ
وقت آگیا ہے کہ زور آور حملوں سے جو اسی
ہی پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے
مراد ہیں اسکی صداقت ظاہر ہو۔ والفقیر

عبد اللطیف

بقیہ مضمون تقریر

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

سلسلہ کیلیے دیکھو نمبر ۱۹ جلد ۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے یہ دعوی بڑے زور اور قوت سے پیش کیا کہ میں مثیل موسیٰ ہوں اور فرمایا کہ جس نبی کا تورات میں وعدہ دیا گیا ہے وہ میں ہی ہوں۔ مگر یہود نے اپنی شقاوت اور تکذیب الرسل کی عادت کی بنا پر کہا کہ نہیں مثیل موسیٰ کی بشارت کے وہ معنی ہرگز نہیں جو آپ نے قرار دئے ہیں وہ نبی موعود اسرائیل ہی کے خاندان اور نسل سے ہوگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعوی کو نہیں چھوڑا اور یہی فرماتے رہے کہ تم غلطی پر ہو وہ نبی موعود میں ہی ہوں اور وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہی ہوگا ضروری ہے اور یہی خدا تعالے کا منشا اس بشارت میں ہے۔

تورات کا کلام درحقیقت ذو الوجوہ تھا مگر محمد موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والوں نے کن قرائن مرجحہ کو دیکھا تھا جو آپ کے اس دعوی مثیلیت کو سنتے ہی ایمان لائے اور انشراح صدر کے ساتھ بول اٹھے کہ وہ موعود جو موسیٰ کی مانند مثیل آنے والا تھا وہ تو یہی ہے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ قرائن مرجحہ کیا تھے؟ **وہ صرف تائیدات الٰہیہ تھیں** جنکو انھوں نے دیکھا تھا۔ احبار یہود اس مؤید من اللہ کے سامنے شرمندہ ہوئے اور مقابلہ میں مخذول ہوئے۔

اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے مقابلہ میں **فارقلیط** ہونیکا دعوی کیا مگر عیسائیوں نے کہا کہ فارقلیط سے مراد **روح حق** ہے اور انھوں نے اصرار کیا کہ آپ فارقلیط کے مصداق نہیں ہیں۔ بیشک فارقلیط ایک ایسا لفظ تھا جو اعراب کے پس و پیش ہونے سے مختلف معنوں میں مستعمل ہو سکتا تھا اور اس طرح پر کم از کم ایک نقطہ متنازعہ فیہ ہو سکتا تھا مگر آپ نے پوری بصیرت اور تحدی کے ساتھ یہی کہا کہ نہیں **فارقلیط کے وعدہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھی کو موعود ٹھیرایا ہے** آخر ہزاروں فرار قلیتا نے فوق الفوق تائیدات کو دیکھکر تسلیم کیا کہ بیشک فارقلیط آپ ہی ہیں۔

اسی طرح پر **اس صدی کے امام** نے پوری بصیرت اور شوکت اور جلال کے ساتھ یہ دعوی کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس **مسیح** اور **مہدی** کا وعدہ کیا تھا کہ اصلاح امت کے لیے آئے گا **وہ میں ہوں** ہاں وہ مسیح جو صلیب کو پاش پاش کرنے اور دجال کے قتل کرنے آئے گا **وہ میں ہوں** اس پر علماء اسلام نے اسی طرح پر جیسے یہود کے احبار اور عیسائیوں کے راہبوں نے ایک شور محشر برپا کیا تھا۔ شور مچایا کہ نواس بن سمعان کی حدیث میں یوں لکھا ہے اور نزول کے یہ معنی ہیں اور توفی کی بحث یوں ہے غرض ایک لمبا سلسلہ الفاظ پرستی اور صرف و نحو کے گورکھ دھندوں کا سامنے رکھدیا۔ لیکن اس امام نے اپنے متبوع صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلکر بڑے زور اور تحدی کے ساتھ یہی فیصلہ کیا کہ

وہ موعود میں ہوں

اور امور متنازعہ کے متعلق ایسا لطیف مدلل **محاکمت** دیا کہ کسی سلیم الفطرت نیک طینت انسان کو ماننے کے سوا چارہ ہی نہیں رہ سکتا۔ احادیث کے متعلق ایک قول فیصل اور گر بتایا کہ جو احادیث سلسلہ تعامل کے نیچے نہیں ہیں انکی صحت کے لیے کبھی خطا نہ کرنے والا معیار **قرآن شریف ہے**۔

جو حدیث قرآن شریف کے منافی نہیں وہ قرآن کی خاطر ماننے کے قابل ہے۔ اور اگر قرآن کے خلاف کوئی راہ نکالتی ہے۔ تو ہم بڑی قوت سے اس کو کوڑے میں پھینک دیں گے۔

کیونکہ قرآن شریف وہ مقدس اور محفوظ کتاب ہے جسکو انسانی ہاتھوں نے نہیں چھوا اور احادیث بہرحال انسانی ہاتھوں کے نیچے آ گئی ہیں

اور باقی امور توفی اور نزول کے الفاظ پر بحث کرنیکے بعد مختلف اقوال اور احادیث پر فیصلہ دیا کہ صحیح معنے وہی ہوں گے جو مؤید من اللہ کرے اور اسی کا فہم صحیح اور درست ہوگا جو روح القدس سے فیض یافتہ اور خدا تعالیٰ کی تائیدات سے حصہ وافر رکھتا ہو حدیث اور قرآن کے سمجھنے میں جو بلا واسطہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہو وہ **حکم** سمجھا جاوے گا اور یہ امر کہ مؤید بروح القدس کون ہوگا اس طرح فیصل کیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی یہ سنت استمراری ہے کہ وہ اپنے ماموروں اور مرسلوں کو تین قسم کے بڑے بڑے بین نشان دیا کرتا ہے **اول** مغز شریعت اور اسرار کتاب اللہ کو اُنپر کھولا جاتا ہے پس میرے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھلو جو قرآن کریم کے حقائق اور معارف کو صحت کے ساتھ فصیح و بلیغ زبان میں بیان کرنے پر قادر ہو سکے گا وہی خدا کی پاک روح سے تائید یافتہ ہوگا یہ تحدی بڑے زور و شور کے ساتھ ہندوستان و پنجاب کے تمام گوشوں میں کی گئی کوئی بھی ایسا مرد نہ اٹھا جس نے اس دعوی کو توڑنے کے لیے اعلان کیا ہو۔ اور پھر سب سے بڑھکر قدرت خدا وندی کا نمونہ یہ ہے کہ **اس مرد خدا نے** اس تحدی کے ساتھ ہی دوسری تحدی یہ بھی کر دی تھی کہ تم میں سے کوئی بھی نہ ہوگا جو انفرادا یا اجتماعا میرے مقابلہ پر قرآن کریم کے معارف بیان کرنے کے لیے کھڑا ہو سکے۔ ایک